احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 30

منگل 27 جولائی 2010ء

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 27 جولائی 2010ء 14 شعبان 1431 ہجری 27 وفا 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 157

روزی ضائع نہ کرو

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

آدمی کیلئے یہ بڑا گناہ ہے کہ اپنی روزی کو ضائع کرے یا جن کی روزی اس کے ذمہ ہے ان کو تباہ کرے۔

(سنن ابو داؤد کتاب الزکوٰۃ باب صلۃ الرحم حدیث نمبر:1442)

جلسہ سالانہ یوکے 2010ء کے موقع پر مہمان نوازی، سیکیورٹی، چیکنگ اور بعض دیگر انتظامی امور پر کارکنان جلسہ کو اہم ہدایات

مہمان نوازی ایمان میں مضبوطی پیدا کرنے اور اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کا ذریعہ ہے

جلسہ کے کامیاب انعقاد اور ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے افراد جماعت بہت زیادہ دعاؤں اور صدقات پر زور دیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 23 جولائی 2010ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 23 جولائی 2010ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ متعدد زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اگلے جمعہ سے جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ جلسہ کے کامیاب انعقاد اور ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے جماعت کے افراد بہت زیادہ دعاؤں اور صدقات پر زور دیں۔ حضور انور نے ڈیوٹیاں دینے والے کارکنان اور کارکنات کو ان کے فرائض اور ذمہ داریوں کی اہمیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ یہ کوئی معمولی ڈیوٹی نہیں۔ حضرت مسیح موعود کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنی روحانی سیری کے لئے جلسے میں شامل ہونے والے حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی مہمان نوازی کیلئے آپ کو خدمت کا موقع دیا گیا ہے۔ اس لئے ہر شعبے کے کارکن کو اپنے اخلاق کا اعلیٰ نمونہ مہمانوں کے سامنے پیش کرنا ہے، وہ اپنے فرائض کی ادائیگی سب سے مقدم سمجھے، بڑے حوصلے اور تحمل سے مہمانوں کی تلخی و ترشی کو بھی برداشت کریں، مہمان کے احساسات کا بھی مکمل خیال رکھیں اور ان کے ساتھ بہت زیادہ حسن سلوک کے ساتھ پیش آئیں۔ حضور انور نے نام بہ نام شعبہ جات کے کارکنان و کارکنات کو ان کے فرائض سے متعلق خصوصی ہدایات سے نوازا۔

حضور انور نے فرمایا کہ جلسہ پر آنے والے جن مہمانوں کے عزیز و اقارب یہاں یو۔کے میں مقیم ہیں ان کا بھی کام ہے کہ اپنے عزیزوں کی مہمان نوازی کا حق ادا کریں۔ فرمایا کہ غیر از جماعت اور غیر مذاہب کے جلسہ پر آنے والے مہمان ہمارے کارکنوں کے طریق کار، ان کے رویے اور اخلاق کو نوٹ کر رہے ہوتے ہیں اور اکثر و بیشتر بہت متاثر ہوتے ہیں گویا یہ کارکنان علاوہ اپنی ڈیوٹیوں کے ایک خاموش داعی الی اللہ کا کردار بھی ادا کر رہے ہوتے ہیں اور اس طرح حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی خدمت کر کے اور غیروں پر احمدیت اور دین حق کی تصویر پیش کر کے دوہرا ثواب کما رہے ہوتے ہیں جس سے کئی نیک فطرت حق کو شناخت کر لیتے ہیں۔ پس یہ جلسے کی ڈیوٹیاں ہر کارکن اور کارکنہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں۔

حضور انور نے سیکیورٹی کے ضمن میں خاص طور پر توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ اس میں معمولی سے سقم اور کمی کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔ چیکنگ پر پوری طرح عمل ہونا چاہئے۔ حضور انور نے جلسہ جرمنی کے موقع پر جماعت جرمنی کی طرف سے سیکیورٹی اور چیکنگ کے بہترین انتظامات کو سراہتے ہوئے بطور مثال پیش کیا۔ فرمایا کہ نوعمر لڑکوں کے ساتھ پختہ ذہن کے افراد کو بھی سیکیورٹی کیلئے مقرر کریں۔ مگر یاد رکھیں کہ ہمارا اصل انحصار خدا تعالیٰ کی ذات پر ہے اس لئے ڈیوٹی کے دوران مسلسل دعائیں جاری رکھیں۔ اسی طرح حضور انور نے سامان کی حفاظت کے انتظام، کھانے اور پانی کے شعبے سے متعلق بھی بعض اہم ہدایات سے نوازا۔

حضور انور نے مہمان نوازی کے بارے میں آنحضرت ﷺ کا اسوۂ حسنہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپؐ نے ایک مومن کی تین نشانیاں بتائیں کہ وہ عمدہ اخلاق کا حامل بن کر ہمیشہ اچھی بات کہنے والا، اپنے پڑوسی کی عزت کرنے والا اور مہمان کا احترام کرنے والا ہوتا ہے۔ پس مہمان نوازی بھی ایمان میں مضبوطی اور اللہ تعالیٰ کے قرب کو پانے کا ذریعہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کی مہمان نوازی کثرت کے ساتھ اور مستقل مہمان نوازی ہوتی تھی، آپ ہمیشہ اس کا حق ادا فرمایا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود کی مہمان نوازی کے بارے میں آپ کے رفقاء کی روایات سے پتہ چلتا ہے کہ آپ مہمانوں کے آنے پر بہت خوش ہوا کرتے تھے اور کارکنان لنگر خانہ کو ہدایت تھی کہ ان کے آرام کی ہر ممکن کوشش کی جائے اور ان کے علاقوں کے لحاظ سے ان کی خوراک کا بھی خیال رکھا جائے، آپ مہمانوں کے آرام کیلئے ہر قسم کی قربانی فرماتے تھے اور ان کے مقام اور مرتبے کا خیال فرمایا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود کا مہمانوں کی مہمان نوازی کے علاوہ ان کی تربیت اور انہیں دعوت الی اللہ بھی پیش نظر ہوتی تھی۔ پس جلسہ میں متعلقہ شعبہ جات کو اس طرف بھی توجہ دینی چاہئے۔ پھر فرمایا کہ حضرت مسیح موعود دوست و مخالف کی مہمان نوازی میں بھی فرق نہیں کرتے تھے، کئی مخالف بھی آتے تھے لیکن اگر مہمان بن کر آئے ہیں تو خدام کو فرمایا کرتے تھے کہ ان کی مہمان نوازی کرو۔ پس اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ حضرت مسیح موعود کے اس اسوۂ حسنہ کو اپنا کر عمل کرنے والے بنیں، مہمانوں کا حق ادا کرنے والے بھی ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو احسن رنگ میں اپنی ذمہ داریاں نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے آخر پر مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم صوفی نذیر احمد صاحب آف جرمنی، والدہ مکرم محمد جلال شمس صاحب انچارج ٹرکش ڈیسک اور مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن کی وفات پر ان کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

اپنی اولادوں کو آگ میں گرنے سے بچائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 23 اپریل 2010ء میں فرماتے ہیں:۔

''نوجوان لڑکوں لڑکیوں کو جماعتی نظام سے اس طرح جوڑیں، اپنی تنظیموں کے ساتھ اس طرح جوڑیں کہ دین ان کو ہمیشہ مقدم رہے اور اس بارے میں ماں باپ کو بھی جماعتی نظام سے یا ذیلی تنظیموں سے بھرپور تعاون کرنا چاہئے۔ اگر ماں باپ کسی قسم کی کمزوری دکھائیں گے تو اپنے بچوں کی ہلاکت کا سامان کر رہے ہوں گے۔ خاص طور پر گھر کے جو نگران مرد ہیں یعنی ان کا سب سے زیادہ یہ فرض ہے اور ذمہ داری ہے کہ اپنی اولادوں کو اس آگ میں گرنے سے بچائیں جس آگ کے عذاب سے خدا تعالیٰ نے آپ کو یا آپکے بڑوں کو بچایا ہے اور اپنے فضل سے زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔''

(الفضل 8 جون 2010ء)

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2010ء)

تحریری امتحان داخلہ جامعہ احمدیہ 2010ء

امیدواران برائے داخلہ جامعہ احمدیہ ربوہ کا تحریری امتحان مورخہ 15 راگست 2010ء کو ہوگا۔

1۔ جونہی میٹرک/ ایف اے کا رزلٹ ملے فوری طور پر وکالت تعلیم کو اس کی اطلاع بذریعہ ڈاک/کوریئر/فیکس کریں۔

2۔ ربوہ کے تمام امیدواران کے لئے مورخہ 12 راگست 2010ء تک وکالت تعلیم تحریک جدید سے اپنی رول نمبر سلپ حاصل کرنا ضروری ہے۔

3۔ ربوہ سے باہر کے امیدواران امتحان کیلئے مورخہ 15 راگست 2010ء کو صبح 8:00 بجے وکالت تعلیم تحریک جدید سے اپنی رول نمبر سلپ حاصل کر لیں۔

4۔ تمام امیدواران امتحان کے وقت سند/ رزلٹ کارڈ/سکول، کالج سرٹیفکیٹ کی اصل اور تصدیق شدہ فوٹو کاپی ساتھ لائیں۔

فون: 047-6211082۔ فیکس: 047-6212296

(وکیل التعلیم)

44واں جلسہ سالانہ جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ 2010ء

31,30 جولائی و یکم اگست 2010ء بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ، اتوار

احمدیہ ٹیلی ویژن پر ٹیلی کاسٹ ہونے والے LIVE پروگرام

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ برطانیہ کا 44 واں جلسہ سالانہ مورخہ 30، 31 جولائی و یکم اگست 200ء بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ، اتوار منعقد ہو رہا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس بابرکت موقع پر خطبہ جمعہ کے علاوہ چار خطابات ارشاد فرمائیں گے۔ اس جلسہ کے تمام پروگرام احمدیہ ٹیلی ویژن پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کئے جائیں گے۔ پاکستانی وقت کے مطابق تفصیل درج ذیل ہے۔ احباب جماعت اس روحانی جلسہ سے زیادہ سے زیادہ استفادہ فرمائیں۔

جمعۃ المبارک 30 جولائی 2010ء

5:00 بجے سہ پہر	**خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ**
8:25 بجے رات	**پرچم کشائی**
8:30 بجے رات	تلاوت قرآن کریم اردو ترجمہ و نظم
	افتتاحی خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

ہفتہ 31 جولائی 2010ء

2:00 بجے دوپہر	تلاوت قرآن کریم مع اردو ترجمہ و نظم
2:20 بجے دوپہر	تقریر "سیرۃ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد" (انگریزی) مقرر: مکرم فرید احمد صاحب سیکرٹری امور خارجہ۔ یو کے
2:50 بجے دوپہر	تقریر "نظام وصیت کی تاثیرات" (اردو) مقرر: مکرم مولانا عبدالاول خان صاحب مشنری انچارج بنگلہ دیش
3:30 بجے دوپہر	"تعلق باللہ کے ذرائع" (انگریزی) مقرر: مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مربی انچارج کینیڈا
4:00 بجے سہ پہر	**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خواتین سے خطاب**
7:30 بجے شام	معزز مہمانوں کے مختصر خطابات
8:00 بجے رات	تلاوت قرآن کریم مع اردو ترجمہ و نظم
	حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا دوسرے روز کا خطاب

اتوار یکم اگست 2010ء

2:00 بجے دوپہر	تلاوت قرآن کریم مع اردو ترجمہ و نظم
2:20 بجے دوپہر	تقریر "احمدیت۔ عافیت کا حصار" (انگریزی) مقرر: مکرم بلال ایٹکنسن صاحب ریجنل امیر نارتھ ایسٹ۔ یو کے
2:50 بجے دوپہر	تقریر "خلافت میں اطاعت کے نمونے" (اردو) مقرر: مکرم نصیر احمد انجم صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ
3:20 بجے دوپہر	نظم
3:30 بجے دوپہر	تقریر "حضرت مسیح موعود کا عشق رسول ﷺ" (اردو) مقرر: مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب مربی انچارج یو کے۔ امام بیت الفضل لندن
4:00 بجے سہ پہر	"آنحضرت ﷺ کے بنی نوع پر احسانات" (انگریزی) مقرر: مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر یو کے
5:00 بجے سہ پہر	**عالمی بیعت**
7:30 بجے شام	معزز مہمانوں کے مختصر خطابات
8:00 بجے رات	تلاوت قرآن کریم مع اردو ترجمہ و نظم
	اختتامی خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

یہ غم کیا ہے؟

یہ دکھ کیا ہے، یہ غم کیا ہے ، یہ انبوہِ ستم کیا ہے؟
جو دل کو چیر کر رکھ دے وہ رودادِ الم کیا ہے
فضا گردِ تمازت میں جھلس کر غم زدہ کیوں ہے؟
غموں کے اس الاؤ میں شرارے کا بھرم کیا ہے؟
جنوں آثار دن اُترا مری تقویم خلقت میں
نمود صبح سوزاں میں سکوتِ شامِ غم کیا ہے؟
مرے پیاروں پہ جو گزری سو گزری عصر ڈھلنے تک
پھر اس کے بعد کا منظر بتا اے چشمِ نم کیا ہے؟
دمکتے چاند چہروں پر خراشیں سی یہ کیسی ہیں؟
لہو سے ان جبینوں پر عبارت سی رقم کیا ہے؟
ہمیں تم کیا سمجھتے ہو کہ ہم تو اک اشارے پر
کٹا دیتے ہیں سر اپنا، سرِ تسلیم خم کیا ہے
یہ دہشت گرد کیسے ہیں یہ کس جنت کے طالب ہیں
یہ کس دین و دھرم کے ہیں یہ دیں کیا ہے دھرم کیا ہے؟
تجھے پہچان لیتے ہیں ترے مکر و ریا سے ہم
تری دستار میں واعظ علاوہ پیچ و خم کیا ہے؟
بنا ہے معتبر تو بھی فقط حیلوں بہانوں سے
فقیروں کی نگاہوں میں ترا جاہ و حشم کیا ہے؟
یہی دانش وری ہے اب دروغ مصلحت کوشی
قلم کو بیچ کھانا بھی ہنر ہے یہ قلم کیا ہے؟
سوائے صبر کچھ چارہ نہیں خالدؔ ترے غم کا
رضا اس کی اسی میں ہے تو پھر یہ بیش و کم کیا ہے؟

ڈاکٹر عبدالکریم خالدؔ

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

دارالذکر اور بیت النور لاہور کے 25 مزید جاں نثاروں کا دلگداز تذکرہ

یہ تمام احباب قسم قسم کی خوبیوں کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے

اوران کی دعائیں اوران کی نیک خواہشات اپنے بیوی بچوں اور نسلوں کیلئے قبول فرمائے

اورسب (پسماندگان) کوصبر اور حوصلہ سے یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے

مکرم سعید احمد طاہر صاحب اور مکرم ڈاکٹر محمد عارف صاحب آف قادیان کی نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 18/جون 2010ء بمقام بیت الفتوح لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد فرمایا

شہدائے لاہور کا ذکر جاری ہے۔ اسی سلسلے میں کچھ اور............ کا ذکر کرتا ہوں۔

مکرم عبدالرشید ملک صاحب............ ابن مکرم عبدالحمید ملک صاحب۔............ مرحوم لالہ موسیٰ کے رہنے والے تھے۔ ان کے دادا حضرت مولوی مہر دین صاحب حضرت مسیح موعود کے 313 (۔) میں شامل تھے،۔(۔) کی عمر (۔) کے وقت 64 سال تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ مجلس انصاراللہ کے فعال رکن تھے۔ وصایا وتعلیم القرآن کے سیکرٹری تھے۔(۔) دارالذکر میں ان کی (۔) ہوئی ہے۔ عموماً کڑک ہاؤس میں نمازِ جمعہ ادا کرتے تھے اور کافی عرصہ بعد دارالذکر گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے (۔) کا رتبہ دینا تھا۔ جمعہ پر جانے سے قبل اہلیہ کو کہا کہ حضرت مصلح موعود نے فرمایا ہے کہ کبھی کبھی بڑی (۔) میں جمعہ پڑھنا چاہئے اس لئے میں آج دارالذکر جا رہا ہوں۔ مین ہال میں کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ گھر فون کیا کہ میرے پاؤں میں گولی لگی ہے۔ اہلیہ کہتی ہیں ان کی بات کے دوران گولیوں کی آوازیں آتی رہیں۔ اپنا فون تو تھا نہیں، کسی کے فون سے بات کر رہے تھے۔ بہرحال پھر رابطہ ختم ہو گیا۔ اہلیہ کا بھی بڑا صبر اور حوصلہ ہے۔ بیان کرتی ہیں کہ ان کی (۔) پر اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہیں۔ اللہ تعالیٰ پوری جماعت کا حامی وناصر ہو اور بہت ترقیات عطا فرمائے۔ یہ بھی لجنہ کی کارکن ہیں۔ کہتی ہیں کہ بطور باپ بہت شفیق انسان تھے۔ تین بیٹیاں ہیں اور کبھی اظہار نہیں کیا کہ بیٹا نہیں ہے۔ بیٹیوں پر بہت توجہ دی اور دینی اور دنیاوی تعلیم میں ہمیشہ آگے رکھا اور تینوں بچیوں سے برابری کا سلوک کیا۔ ایک نومبائع بچی جو گھر کا کام کرنے کے لئے آتی تھی، کو بھی (۔) کرتے رہے۔ اس کو پالا، اس کی بیعت کروائی اور اس کی شادی کے بھی انتظامات کئے تھے۔ اور بڑی پیار کرنے والی طبیعت تھی۔ دعا گو، سادہ، متقی، ملنسار اور اطاعت گزار شخص تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

مکرم محمد رشید ہاشمی صاحب (۔) ابن مکرم منیر شاہ ہاشمی صاحب۔ (۔) مکرم شاہ دین ہاشمی صاحب (۔) حضرت مسیح موعود کے پڑپوتے تھے اور (۔) کے والد مکرم محمد منیر شاہ ہاشمی صاحب ایبٹ آباد میں جنرل پوسٹ ماسٹر تھے۔ 1974ء کے فسادات میں آپ کے گھر کو مخالفین نے جلا دیا۔ ریڈیو پاکستان پشاور سٹوڈیو میں ملازمت کرتے تھے، خبریں پڑھتے تھے۔ نوائے وقت اخبار میں کالم نویسی بھی کرتے تھے۔(۔) کے وقت ان کی عمر 78 سال تھی۔ مجلس انصاراللہ کے بڑے فعال کارکن تھے۔ 16 سال تک صدر حلقہ بھی رہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ اور آپ کی (۔) بھی دارالذکر لاہور میں ہوئی ہے۔ تین گولیاں آپ کو لگی تھیں۔ بہت ہی پیار کرنے والے تھے، جماعت کا درد رکھنے والے تھے۔ خدمتِ دین کا شوق رہتا تھا۔ اور بیوی بچوں کو بھی یہ تلقین کرتے تھے۔ صدر شالی چھاؤنی کو جمعہ کے روز فون کیا کہ میرے پاس جماعت کی ایک امانت ہے۔ یہ رقم قومی بچت سے پرافٹ (Protit) ملا تھا وہ آ کر لیں جائیں۔(۔) کے وقت بھی یہ رقم ان کی جیب میں موجود تھی اور گولی لگنے سے اس رقم میں (پیسوں میں بھی) نوٹوں پہ بھی سوراخ ہوئے ہوئے تھے۔ ہر کام میں وقت کی پابندی کا بہت خیال تھا، لاہور میں وہاں کے ایک صدر صاحب نماز سینٹر بنانا چاہتے تھے لیکن نقشہ کی اجازت نہیں ملتی تھی۔ انہوں نے راتوں رات خود ہی پنسل سے نقشہ بنایا اور اس کی منظوری لے لی۔ غیر احمدی بھی ان کی بہت عزت کرتے تھے۔ سارے محلے والے تعزیت کے لئے گھر آئے۔ بہت بہادر تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔ اپنے حلقے کو جماعتی طور پر بڑا اونچا رکھا ہوا تھا۔ ان کے بارے میں عطاء القادر طاہر صاحب کا ایک خط مجھے ملا۔ وہ کہتے ہیں کہ انتہائی مہمان نواز، ملنسار، منکسر المزاج تھے۔ تلاوت اور نظم پڑھتے تھے۔ کمزوری صحت کے باعث چلنے پھرنے میں دشواری آتی تھی لیکن صدارت سے معذوری ظاہر کرنے کے باوجود جماعتی کاموں کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ خلافت سے آپ کو والہانہ عشق تھا اور ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔

مکرم مظفر احمد صاحب (۔) ابن مکرم مولانا ابراہیم صاحب قادیانی درویش مرحوم۔

(۔) مرحوم کے خسر حضرت میاں علم دین صاحب (۔) حضرت مسیح موعود تھے اور ان کے والد سابق ناظر اصلاح و ارشاد و اشاعت قادیان کو حضرت مصلح موعود کے صاحبزادوں کے استاد ہونے کا شرف حاصل ہوا۔(۔) مرحوم اپنے حلقے کے امام الصلوۃ تھے۔ لمبے عرصے تک مجلس دھرم پورہ کے سیکرٹری مال رہے۔(۔) کے وقت آپ کی عمر 73 سال تھی اور ان کی (۔) بھی دارالذکر میں ہوئی۔ باقاعدہ نمازیں دارالذکر میں ادا کرتے تھے۔ بارہ بجے جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لئے گھر سے نکل گئے۔ بیٹا نمازِ جمعہ کے لیے (۔) بیت النور ماڈل ٹاؤن گیا۔ چھ بجے معلوم ہوا کہ مظفر صاحب (۔) ہو گئے ہیں۔ وہاں مردہ خانے میں ان کی نعش ملی۔ پانچ گولیاں ان کو لگی ہوئی تھیں۔ زخمی ہونے کی حالت میں ان کو دیکھنے والے جوان کے قریبی تھی انہوں نے بتایا کہ خود بھی درود شریف پڑھ رہے

تھے اور دوسروں کو بھی یہی تلقین کرتے تھے کہ درود پڑھو اور استغفار کرو۔ ان کی اہلیہ بیان کرتی ہیں کہ مظفر صاحب بچپن سے ہی نمازِ تہجد ادا کرنے کے عادی تھے۔ کبھی تہجد نہیں چھوڑی۔ بچوں کو بھی یہ تلقین کرتے تھے۔ اونچی آواز میں تلاوت کرتے تھے۔ بلکہ پانچوں وقت نماز کے بعد تلاوت کیا کرتے تھے۔ کچھ دن قبل روزے بھی رکھے۔ تھوڑے تھوڑے دنوں بعد روزے رکھتے رہتے تھے۔ ہر ایک کو یہی کہتے تھے کہ میرے لئے دعا کرو کہ میرا انجام بخیر ہو۔ گھر کی سب ذمہ داریاں پوری کرتے تھے۔ نہ کبھی جھوٹ بولا نہ جھوٹ برداشت کر سکتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو (۔) کا رتبہ دیا اور جس چیز کے لئے دعا کے لئے کہا کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کا انجام بھی قابلِ رشک کیا ہے۔ ان کی ہمشیرہ قادیان میں ہیں جو ناظر صاحب اعلیٰ کی اہلیہ ہیں۔ انہوں نے بھی لکھا کہ داماد سے دوستوں کی طرح تعلق تھا۔ بہنوں سے بھی بڑا حسنِ سلوک کرتے تھے۔ بڑی بیٹی نے بتایا کہ میرے ماموں کی بیٹی وہاں ربوہ میں بیاہی ہوئی ہیں۔ اس کے گھر گئے تو دو مرتبہ ایسا ہوا کہ ایم ٹی اے پر خلافت جوبلی والا عہد دہرایا جا رہا تھا تو کھڑے ہو کر بلند آواز سے اس عہد کو دہرانے لگے۔ جس طرح کمرے میں اور کوئی موجود نہیں ہے اور صرف انہی کو کہا جا رہا ہے کہ عہد دہرائیں۔ 1980ء میں ان کو حج کرنے کی بھی سعادت نصیب ہوئی۔

مکرم میاں مبشر احمد صاحب (۔) ابن مکرم میاں برکت علی صاحب۔ (۔) مرحوم کے والد میاں برکت علی صاحب نے 1928ء میں بیعت کی تھی اور پھر تحریکِ جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین میں شامل ہوئے۔ (۔) مرحوم حضرت میاں نورالدین صاحب (۔) حضرت مسیح موعود کے خاندان سے ہیں۔ کھاریاں ضلع گجرات کے رہنے والے تھے۔ پھر یہ 2008ء میں لاہور شفٹ ہو گئے۔ پہلے یہ لوگ وزیر آباد رہتے تھے۔ ان کا کوکا کولا کا ڈسٹری بیوشن کا کاروبار تھا۔ 1974ء میں کاروبار ختم ہو گیا۔ لوگوں نے تمام سامان لوٹ لیا۔ شدید مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔ ان حالات میں ایک دفعہ جماعتی ڈاک مرکز دے کر ربوہ سے واپس وزیر آباد جا رہے تھے تو چنیوٹ پہنچنے پر ان کو گاڑی سے اتارنے کی کوشش کی گئی کہ مرزائی ہے، اسے مارو۔ لیکن بہرحال ڈرائیور نے گاڑی چلا دی اور وہاں تو کچھ نہیں ہوا۔ پھر گوجرانوالہ پہنچنے پر بھی جلوس نے آپ پر حملہ کیا۔ بہرحال اس طرح بچتے بچاتے آدھی رات کو اپنے گھر پہنچے۔ ان دنوں جو حالات تھے بڑے خوفناک حالات تھے۔ اور مرکز سے رابطے کے لئے جو لوگ آتے تھے وہ بڑی قربانی دے کر آتے تھے۔ بہرحال قربانیوں کے لئے تو یہ ہر دم تیار تھے۔ اور پھر دوبارہ انہوں نے 1998ء میں ڈسٹری بیوشن کا کام شروع کیا۔ کوکا کولا کے ڈسٹری بیوٹر بنے۔ جب بوتلوں کا کام کرتے تھے تو کئی پارٹیاں آ کر یہ لالچ دیتی تھیں کہ آپ کی ایمانداری کی بہت شہرت ہے۔ جب آپ بوتلیں تقسیم کرتے ہیں تو آپ کی کوئی بوتل جعلی نہیں ہوتی۔ بالکل خالص چیز ہوتی ہے۔ پاکستان میں تو جعلی بوتلوں کا، کسی بھی چیز کا جعلی کاروبار بہت زیادہ ہے۔ ہر چیز میں ملاوٹ ہوتی ہے۔ تو انہوں نے ان کو مشورہ دیا کہ آپ کی شہرت تو ہے ہی، آپ اپنے جو کریٹ بیچتے ہیں ان میں دو جعلی بوتلیں ڈال دیا کریں۔ اس سے آپ کا منافع جو ہے کئی گنا بڑھ جائے گا اور کروڑ پتی ہو جائیں گے۔ لیکن آپ نے کبھی ان کی بات نہیں مانی اور نہ کبھی ایسے سوچا۔ جو مشورہ دینے آتے تھے آپ ان لوگوں کی بڑی مہمان نوازی کرتے تھے اور اس وقت بڑے آرام سے کہہ دیا کرتے تھے کہ آپ غلط جگہ پر آ گئے ہیں۔ چھ سال امیر جماعت تحصیل وزیر آباد بھی رہے۔ آپ کے ایک بیٹے قمر احمد صاحب مربی سلسلہ آج کل بینن میں ہیں۔ (۔) کے وقت ان کی عمر 65 سال تھی۔ وصیت کی ہوئی تھی اور آپ کی (۔) بھی دارالذکر (۔) میں ہوئی۔ جب حملہ ہوا ہے تو اپنی جگہ پر لیٹے رہے اور حملہ کے بعد محراب کے پاس گرنیڈ گرا تو زخمی ہو گئے۔ گردن کا بائیں طرف کا حصہ گرنیڈ پھٹنے سے اڑ گیا۔ اور کافی بلیڈنگ ہوئی اور بھانجے کو فون کیا کہ بیٹا میں کافی زخمی ہو گیا ہوں۔ پانچ چھ گولیاں میرے جسم میں بھی لگی ہیں۔ انتہائی نرم دل، غریب پرور اور توکل کرنے والے انسان تھے۔ ہر ایک سے شفقت اور محبت کا سلوک کرتے تھے۔ دعا گو انسان تھے۔ کسی کی تکلیف کا پتہ چلتا تو فوری دعا شروع کر دیتے۔ ان کی اہلیہ کہتی ہیں کہ میری رفاقت ان سے 39 سال رہی۔ کبھی انہوں نے مجھے اُف نہیں کہا۔ اور نہ ہی بچوں کو کچھ کہا میں اگر کچھ کہتی تھی تو یہی کہتے تھے کہ دعا کیا کرو، میں بھی ان کے لئے دعا کرتا ہوں۔ بچوں کے لئے بہت محبت تھی۔ گھر میں کسی قسم کی غیبت کو ناپسند کرتے اور منع کر دیتے۔ اور کوئی بات شروع کرتا تو فوراً روک دیتے۔ گوجرانوالہ میں کرائے کے مکان میں رہتے تھے۔ وہاں کی مالکن جو غیر احمدی تھی وہ (۔) مرحوم کے بارے میں کہتی تھیں کہ میری یہ سعادت ہے کہ میاں مبشر صاحب میرے کرایہ دار ہیں اور میں یہ دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے بچوں کو بھی ان جیسا انسان بنائے اور بھائی جان آپ بھی میرے بچوں کی تربیت کریں۔ کاروبار میں جب کھانے کا وقت آتا تھا تو اپنے کام کرنے والے جو ملازمین تھے، ان کے کھانے وانے کا بڑا خیال رکھتے تھے۔ (۔) بھی کرتے رہتے تھے۔ اہلیہ کہتی ہیں کہ اکثر یہ فقرہ کہا کرتے تھے کہ میں تو نالائق انسان ہوں اللہ تعالیٰ مجھے 33 نمبر دے کر ہی پاس کر دے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے تو اپنے فضل سے سو فیصد نمبر دے کر (۔) کا رتبہ دے دیا۔

فدا حسین صاحب (۔) ابن مکرم بہادر خان صاحب۔ ان کا تعلق کھاریاں ضلع گجرات سے ہے۔ وہیں پیدا ہوئے۔ قریباً چار سال کی عمر میں ہی والدین ایک ماہ کے وقفہ سے وفات پا گئے۔ یہ میاں مبشر احمد صاحب جن کا پہلے ذکر آیا ہے ان کے کزن بھی تھے۔ اور والدین کی بچپن میں وفات کی وجہ سے میاں مبشر احمد صاحب کے زیر کفالت ہی رہے۔ غیر شادی شدہ تھے۔ ان کی عمر (۔) کے وقت 69 سال تھی اور انہوں نے دارالذکر میں (۔) کا رتبہ حاصل کیا۔ یہ تھوڑے سے معذور تھے، جمعہ کے روز (۔) کے صحن میں معذوری کے پیشِ نظر کرسیوں پر بیٹھتے تھے، لیکن سانحہ کے روز اندر ہال میں کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے کہ دہشتگردنے جب گولیوں کی بوچھاڑ کی تو آپ کو 35 کے قریب گولیاں لگیں اور موقع پر (۔) ہو گئے۔ اللہ درجات بلند فرمائے۔

خاور ایوب صاحب (۔) ابن مکرم محمد ایوب خان صاحب۔ (۔) مرحوم کا خاندان گلگت کا رہنے والا تھا۔ تاہم ان کی پیدائش بھیرہ ضلع سرگودھا میں ہوئی۔ دسویں تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد لاہور آ گئے۔ 1978ء میں واپڈا میں ملازمت شروع کر دی۔ اس وقت اکاؤنٹ اور بجٹ آفیسر کی حیثیت سے کام کر رہے تھے۔ 1984ء میں بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت اختیار کی۔ (۔) کے وقت ان کی عمر 50 سال تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ سیکرٹری وقفِ نو اور محاسب کی حیثیت سے خدمات بجا لا رہے تھے۔ سابق قائد مجلس انصار اللہ بھی تھے۔ دارالذکر میں ان کی (۔) ہوئی۔ ایک عرصے سے دارالذکر میں نمازِ جمعہ ادا کیا کرتے تھے۔ سانحہ کے روز بھی ملازمت سے جمعہ پڑھنے کے لئے گئے اور مین ہال میں بیٹھے تھے۔ دو گولیاں لگیں ایک دل کے قریب، اور دوسری گھٹنے میں۔ قریباً سوا دو بجے گھر فون کیا کہ دہشت گرد آ گئے ہیں، ان کے پاس اسلحہ ہے، آپ دعا کریں۔ پھر اہلیہ رابطہ کرتی رہیں۔ تیسری دفعہ رابطہ ہوا تو یہی کہا کہ بس سب دعا کرو۔ اس کے بعد پھر (۔) ہو گئے۔ اہلیہ کہتی ہیں بڑے اچھے انسان تھے۔ باجماعت نماز ادا کرتے تھے۔ لوگوں نے ان کے متعلق یہی رائے دی ہے کہ بڑے اچھے انسان تھے اور آپ میں بڑی انتظامی صلاحیت تھی۔ بچوں کی تربیت بھی خوب اچھی طرح کی۔ حقوق العباد ادا کرنے والے بھی تھے۔ خلافت کے وفادار اور شیدائی تھے۔ خاور ایوب صاحب کے بارے میں الیاس خان صاحب نے لکھا ہے کہ 1980ء میں خاور ایوب صاحب کو بی اے کے بعد واپڈا میں ملازمت مل گئی۔ اور یہ عزیز داری کی بنیاد پر بھیرہ ضلع سرگودھا سے ہمارے گھر رحمان پورہ آ گئے۔ ہمارے گھر کا احمدی ماحول تھا۔ الیاس خان صاحب کہتے ہیں ہماری تربیت احمدی تعلیمات کے مطابق تھی تو خاور ایوب صاحب بھی ہمارے ماحول کا ایک حصہ بن چکے تھے۔ مگر احمدی نہیں ہوئے تھے۔ البتہ احمدیت کی تعلیم سن کے روایتی اعتراضات جو مولوی کرتے ہیں وہ کرتے رہتے تھے۔ یہاں تک کہ ہم ان کو چھیڑا کرتے تھے کہ سوال کرو۔ کیونکہ (۔) مرحوم بہت سوال کیا کرتے تھے۔ ایک روز ایک ہمارے (۔) سلسلہ برکت اللہ صاحب مرحوم نے مجلسِ سوال و جواب کا انعقاد کیا۔ خاور صاحب سوال کی کثرت کی وجہ سے مشہور تھے اس لئے مربی صاحب نے (۔) مرحوم کو مخاطب کر کے فرمایا خاور

صاحب سوال کریں۔ تو انہوں نے کہا اب میرا کوئی سوال نہیں ہے۔ اور پھر کچھ عرصے بعد بیعت کر لی۔ ان کے عزیز کہتے ہیں کہ ہم ان کو کہتے تھے کہ سوچ لو۔ لیکن انہوں نے ہمارا یہ کہہ کر منہ بند کرا دیا کہ اگر تم میری بیعت نہیں کرواؤ گے تو میں حضور کو لکھوں گا کہ یہ میری بیعت نہیں کرواتے۔ اور پھر بیعت کرنے کے بعد نیکی اور روحانیت میں اللہ کے فضل سے بڑی ترقی کی۔

مکرم شیخ محمد یونس صاحب (۔) ابن مکرم شیخ جمیل احمد صاحب۔ شیخ یونس صاحب مرحوم 1947ء میں امروہہ (انڈیا) میں پیدا ہوئے تھے۔ 1950ء میں قادیان اور پھر 1955ء میں ربوہ آ گئے۔ ان کے والد شیخ جمیل احمد صاحب حضرت مصلح موعود کے دورِ خلافت میں بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے تھے اور درویشانِ قادیان میں سے تھے۔ (۔) مرحوم نے میٹرک ربوہ سے کیا۔ اس کے بعد صدر انجمن احمدیہ میں کارکن رہے۔ 2007ء میں ریٹائرمنٹ ہوگئی۔ پھر یہ اپنے بیٹے کے پاس لاہور چلے گئے اور بطور سیکرٹری اصلاح وارشاد اور دعوت الی اللہ خدمت سرانجام دے رہے تھے۔ 63 سال ان کی عمر تھی۔ بیت النور ماڈل ٹاؤن میں ان کی (۔) ہوئی۔ اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ اور ان کا معمول یہی تھا کہ جمعہ کے لئے جلدی (۔) میں جاتے تھے اور اس روز بھی جمعہ کے دن کے لئے (۔) بیت النور میں گیارہ بجے پہنچ گئے اور پہلی صف میں بیٹھے تھے۔ بیٹا بھی ساتھ تھا۔ لیکن وہ دوسرے ہال میں تھا۔ پہلی صف میں سب سے پہلے زخمی ہو کر گرتے ہوئے دیکھے گئے۔ ان کے سر اور سینے میں گولیاں لگی تھیں۔ گرنیڈ پھٹنے کی وجہ سے پسلیاں بھی زخمی ہوگئی تھیں جس کی وجہ سے (۔) ہوئی۔ شیخ صاحب نے ایک خواب میں دیکھا کہ ربوہ میں ایک بہت خوبصورت سڑک ہے یا خوبصورت قالین بچھے ہوئے ہیں، بڑی بڑی کرسیوں پر خلفاء تشریف فرما ہیں اور سب سے اونچی کرسی پر حضرت مسیح موعود تشریف فرما ہیں اور کہتے ہیں میں بھی (یعنی شیخ صاحب خود) ساتھ گھٹنے جوڑ کر بیٹھا ہوا ہوں۔ اہل خانہ نے بتایا کہ خلافت کے شیدائی تھے۔ پنجوقتہ نماز کے پابند۔ دل کے مریض ہونے کے باوجود شدید گرمیوں اور سردیوں میں نمازیں (۔) میں جا کر ہی ادا کیا کرتے تھے۔ کسی شکرانہ کے موقع پر جب الحمدللہ ادا کرتے تو ساتھ ہی ان کی آنکھیں نم ہو جاتیں۔ خدا پر توکل بہت زیادہ تھا۔ کہتے تھے کہ بظاہر ناممکن کام بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ممکن ہو جاتے ہیں۔ تہجد گزار تھے، ضرورتمندوں کا خیال رکھتے تھے۔ جو بھی معمولی آمدنی تھی اس سے دوسروں کا بھی خیال رکھتے تھے۔ سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ مختلف علمی مقالہ جات لکھے اور نمایاں پوزیشن حاصل کیں۔ دعوت الی اللہ میں مستعد تھے۔ ان کی اہلیہ کہتی ہیں کہ ڈاور (یہ ربوہ کے قریب ایک گاؤں ہے) کے قریب ایک گاؤں میں ہم دونوں میاں بیوی مختلف اوقات میں قریباً چھ سات سال تک دعوت الی اللہ کرتے رہے اور قرآنِ مجید کی کلاسیں لیتے رہے۔ پھر مخالفت شروع ہوئی تو کام روکنا پڑا۔ لیکن بہرحال اللہ تعالیٰ نے ان کو پھل بھی عطا فرمائے۔

مکرم مسعود احمد بھٹی صاحب (۔) ابن مکرم احمد دین صاحب بھٹی۔ (۔) مرحوم کے آباؤ اجداد کھرپڑ ضلع قصور کے رہنے والے تھے۔ ان کے دادا مکرم جمال دین صاحب نے 1911-12ء میں بیعت کی تھی۔ 1975ء میں یہ خاندان لاہور شفٹ ہوگیا۔ اپنے والد کے ساتھ یہ ٹھیکے داری کا کام کرتے تھے۔ میٹرک تک تعلیم حاصل کی۔ خدام الاحمدیہ کے بہت دلیر اور جرأتمند رکن تھے۔ دوسرے دو بھائی بھی ان کے کاروبار میں شریک تھے۔ ان کے ایک بھائی مکرم محمد احمد صاحب صدر جماعت ہڈیارہ ضلع لاہور ہیں۔ دارالذکر میں انہوں نے (۔) پائی۔ اور ان کی عمر 33 سال تھی۔ (۔) دارالذکر میں نماز جمعہ سے قبل سنتیں ادا کر رہے تھے کہ شیلنگ شروع ہوگئی۔ سلام پھیرنے کے بعد اپنی بنیان اتار کر ایک لڑکے کے زخموں کو باندھا جو ان کے ساتھ ہی زخمی تھا اور اس کو تسلی دی اور اس کے بعد انتہائی بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک دہشتگرد کو پکڑ کر گرانے اور قابو پانے میں کامیاب ہوگئے۔ اسی دوران دوسرے دہشت گرد نے گولیوں کی بوچھاڑ کی اور ان کو (۔) کر دیا۔

مکرم حاجی محمد اکرم ورک صاحب (۔) ابن مکرم چوہدری اللہ دتہ ورک صاحب۔ (۔) مرحوم کے آباؤ اجداد قاضی مرال ضلع شیخوپورہ کے رہنے والے تھے۔ ان کے آباؤ اجداد نے حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں بیعت کی تھی۔ بعد میں یہ خاندان علی پور قصور میں شفٹ ہوگیا۔ جہاں (۔) مرحوم کی پیدائش ہوئی۔ میٹرک تک ان کی تعلیم تھی۔ پچاس کی دہائی میں یہ خاندان لاہور شفٹ ہو گیا۔ محکمہ اوقاف میں ملازم تھے۔ 1966ء میں ریٹائر ہوگئے۔ کافی عرصہ اپنے حلقے کے زعیم انصاراللہ رہے۔ (۔) کے وقت سیکرٹری تعلیم اور نائب صدر حلقہ تھے اور ان کی عمر 74 سال تھی۔ ان کی (۔) بھی دارالذکر میں ہوئی ہے۔ چوتھی صف میں (۔) میں بیٹھے تھے۔ جہاں دہشتگردوں کی فائرنگ سے (۔) ہوگئے۔ ان کے والد صاحب نے اپنا پتوکی والا آبائی گھر جماعت کو تحفۃً میں پیش کر دیا تھا جو آج کل مربی ہاؤس ہے۔ ان کے والد صاحب پتوکی جماعت کے کافی عرصہ صدر رہے ہیں۔ اہلِ خانہ نے بتایا کہ بہت محنتی تھے۔ بزرگ ہونے کے باوجود اہلِ خانہ اور دیگر چھوٹے بچوں کی خدمت کیا کرتے تھے۔ بڑے صاف گو انسان تھے۔

مکرم میاں لئیق احمد صاحب (۔) ابن مکرم میاں شفیق احمد صاحب۔ (۔) مرحوم کے آباؤ اجداد انبالہ کے رہنے والے تھے۔ پڑدادا مکرم بابو عبدالرحمٰن صاحب انبالہ کے امیر رہے۔ پارٹیشن کے بعد یہ خاندان ہجرت کر کے لاہور آ گیا۔ یہ (۔) مرحوم انبالہ میں پیدا ہوئے۔ بنیادی تعلیم لاہور سے حاصل کی۔ (۔) کے وقت ان کی عمر 66 سال تھی۔ ان کو بطور سیکرٹری اشاعت حلقہ کینال پارک خدمت کی توفیق مل رہی تھی۔ (۔) دارالذکر میں ان کی (۔) ہوئی۔ (۔) کے مین ہال کی تیسری صف میں کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے کہ دہشتگردوں کی فائرنگ سے شدید زخمی ہوگئے۔ تین گھنٹے تک تو وہاں سے کوئی نکل نہیں سکتا تھا۔ اس دوران ان کو بلیڈنگ اتنی ہوگئی تھی کہ ایمبولینس کے ذریعے ہسپتال لے جا رہے تھے کہ راستے میں خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ (۔) مرحوم پیشہ کے لحاظ سے الیکٹریشن تھے۔ نہایت سیدھے سادھے اور خاموش طبیعت کے مالک تھے۔ کبھی کسی سے کوئی زیادتی نہیں کی۔ تہجد گزار تھے۔ گھر میں بچوں سے دوستانہ ماحول تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

مرزا شامل منیر صاحب (۔) ابن مکرم مرزا محمد منیر صاحب۔ (۔) مرحوم کے پڑدادا حضرت احمد دین صاحب (۔) حضرت مسیح موعود کے (۔) تھے۔ جبکہ (۔) مرحوم کے والد مکرم مرزا محمد منیر صاحب کا ساؤنڈ سسٹم وغیرہ کا بزنس تھا۔ (۔) مرحوم بی کام کے بعد بی بی اے (BBA) کر رہے تھے۔ اور (۔) کے وقت ان کی عمر 19 سال تھی۔ خدام الاحمدیہ کے بڑے سرگرم رکن تھے۔ ہر آواز پر لبیک کہا۔ اور دارالذکر میں جامِ (۔) نوش کیا۔ (۔) مرحوم کے چھوٹے بھائی شہزاد منعم صاحب کے ہمراہ مین ہال میں محراب کے سامنے سنتیں ادا کرنے کے بعد بیٹھے ہوئے تھے کہ فائرنگ شروع ہوگئی۔ پہلا حملہ محراب پر ہوا۔ اس موقع پر (۔) مرحوم پہلے ہال سے باہر نکل گئے۔ پھر تھوڑی دیر بعد اندر واپس آئے اور دروازے کے پاس بیٹھ گئے، اور دوسرا بھائی بھی پاس آ گیا۔ گھر فون پر بات کی اور دوستوں سے بھی بات کی۔ اتنے میں مینار کی طرف سے ایک دروازے سے ایک دہشت گرد اندر داخل ہوا اور فائرنگ کر دی جس سے کافی لوگ (۔) ہوگئے۔ (۔) مرحوم اس وقت گولی لگنے سے شدید زخمی تھے۔ ان کا بھائی کہتا ہے کہ میں نے آواز دی لیکن خاموش رہے۔ میں نے دیکھا کہ ٹانگ سے کافی خون بہہ رہا ہے اور مجھے کہا کہ میری ٹانگ سیدھی کرو۔ میں نے اپنی قمیض اتار کر پٹی باندھنے کی کوشش کی لیکن نہیں باندھ سکا کیونکہ کہتے تھے جہاں میں ہاتھ لگاتا تھا وہیں سے گوشت لٹک جاتا تھا۔ قریباً آدھا گھنٹہ اسی کیفیت میں رہے۔ اور اسی عرصے میں پھر تھوڑی دیر بعد (۔) کا رتبہ پایا۔ بھائی کہتا ہے کہ میں ساتھ بیٹھا تھا انہوں نے بڑی ہمت دکھائی۔ ایسی حالت میں بھی کوئی چیخ و پکار نہیں تھی۔ بلکہ آنکھوں سے لگ رہا تھا خوش ہیں کہ چلو میرا بھائی تو بچ گیا اور بالکل سلامت بیٹھا ہے۔ آپ کے ایک دوست نے، ایک کارکن نے لکھا ہے کہ خدام الاحمدیہ میں ایک حزب کے سائق تھے۔ کچھ ماہ سے نہایت جذبہ اور اخلاص کے ساتھ کام کر رہے تھے۔ ایک مرتبہ خاکسار رات ساڑھے گیارہ بجے گھر گیا کہ حقیقۃ الوحی کے پرچے پُر کروانے تھے۔

وہ اسی وقت موٹر سائیکل لے کر نکل کھڑے ہوئے اور گھروں کا دورہ کیا۔ ان کے پاس گاڑی ہوتی تو اس کے علاوہ بھی مجلس کے کاموں کے لئے پیش کرتے۔ غرض نہایت شریف، سادہ اور کبھی نہ نہ کرنے والے وجود تھے۔ ان کے ایک دوست نے لکھا کہ مجھے خواب میں شاہد منیر ملا میں اس سے کہتا ہوں کہ تم کدھر ہو تو وہ مجھے جواب دیتا ہے، (۔)) کے بعد کا ذکر ہے) کہ بھائی میں تو ادھر ہوں تم کدھر ہو۔ پھر وہ ساتھ ہی مجھے کہتا ہے کہ بھائی میں ادھر بہت خوش ہوں تم بھی آ جاؤ۔ مجھے خود بھی وہ خوش محسوس ہوتا ہے۔ پھر یہ منظر ختم ہو جاتا ہے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ اس نوجوان کے بھی درجات بلند فرمائے۔ یہ وہ نوجوان ہیں، جو اپنے پیچھے رہنے والے نوجوانوں کو اپنا عہد پورا کرنے کی یاد دلاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہم تو قربان ہو گئے، تم اپنے عہد سے پیچھے نہ ہٹنا۔

مکرم ملک مقصود احمد صاحب (۔) ابن مکرم ایس اے محمود صاحب۔ (۔) مرحوم کے دادا بٹالہ کے رہنے والے تھے جبکہ ان کے والد صاحب مکرم ایس اے محمود صدر پاکستان ایوب خان کے مشیر بھی رہے۔ اسی طرح ان کے نانا حضرت ملک علی بخش صاحب حضرت مسیح موعود کے (۔) تھے اور ریاست بھوپال کے رہنے والے تھے۔ بچپن میں ان کی والدہ محترمہ کے سر پر بھی حضرت مسیح موعود نے اپنا شفقت بھرا ہاتھ پھیرا تھا، (۔) مرحوم کے نانا، دادا اور والدہ محترمہ (۔) تھے۔ (۔) مرحوم کی پیدائش بھوپال میں ہوئی۔ نانی محترمہ مختار بی بی صاحبہ کے پاس انہوں نے قادیان میں پرورش پائی۔ تعلیم الاسلام کالج میں زیر تعلیم رہے۔ ایف اے کے امتحان سے قبل واپس بھوپال چلے گئے۔ پھر یہ فیملی لاہور آ کر سیٹل (Settle) ہوگئی۔ (۔) کے وقت ان کی عمر 80 سال تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور اپنے حلقے میں بطور سیکرٹری تعلیم، سیکرٹری تعلیم القرآن امین اور آڈیٹر خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ (۔) مرحوم ملک طاہر صاحب قائمقام امیر ضلع لاہور کے بہنوئی تھے۔ دارالذکر میں ان کی (۔) ہوئی۔ (۔) مرحوم کے نواسے نے بتایا کہ وہ (۔) کے مین ہال میں دوسری صف میں بیٹھے تھے۔ فائرنگ کے وقت مربی صاحب کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے صحن کی طرف باہر نکلے تو دیکھا کہ (۔) مرحوم کانوں میں انگلیاں ڈال کر لیٹے ہوئے تھے۔ لیکن مجھے ان کے اندر کوئی حرکت نظر نہیں آ رہی تھی۔ شاید اس وقت (۔) ہو چکے ہوئے تھے کیونکہ کافی گولیاں لگی ہوئی تھیں۔ (۔) مرحوم کے اہلِ خانہ نے بتایا کہ پنجوقتہ نماز اور تہجد کے پابند تھے۔ باقاعدگی سے چندے ادا کرتے تھے۔ (۔) کا بہت شوق تھا۔ جماعتی کتب کا مطالعہ اور خلیفہ وقت کے خطبات باقاعدگی سے سنتے تھے۔ ایم ٹی اے کے دیگر پروگرام بھی دلچسپی سے دیکھتے اور سنتے تھے۔ اکاؤنٹس کے ماہر تھے۔ ایک مرتبہ بتایا کہ بچپن میں قادیان میں مقابلہ ہوا کہ کون سب سے پہلے (۔) آئے گا تو دیکھا کہ آپ صبح اڑھائی بجے (۔) پہنچے ہوئے تھے۔ حالانکہ اس وقت آپ کی بہت چھوٹی عمر تھی۔ ان کے ایک بیٹے تبسم مقصود صاحب وکیل ہیں اور زندگی وقف کر کے آج کل ربوہ میں کام کر رہے ہیں۔

مکرم چوہدری محمد احمد صاحب (۔) ابن مکرم ڈاکٹر نور احمد صاحب۔ (۔) مرحوم کے والد صاحب اور دادا مکرم چوہدری فضل داد صاحب نے 22-1921 میں بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ آبائی تعلیم کھیوہ ضلع فیصل آباد سے حاصل کی۔ (۔) مرحوم کے والد صاحب حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کے ساتھ جونیئر ڈاکٹر کے طور پر کام کرتے رہے۔ ان کے والد صاحب نے شدھی تحریک کے دوران ایک سال سے زائد عرصہ وقف کیا تھا۔ (۔) مرحوم 1928ء میں کھیوہ میں پیدا ہوئے۔ فیصل آباد سے میٹرک تک تعلیم حاصل کی۔ میٹرک کے بعد ایئر فورس جوائن (Join) کر لی۔ دو سال کی ٹریننگ کے بعد وارنٹ افسر کے طور پر کام کرتے رہے۔ پھر دوران سروس 65ء اور 71ء کی جنگوں میں حصہ لیا۔ 65ء کی جنگ کے دوران ایک موقع پر جب طیارے کا بم لوڈر خراب ہو گیا تو ساتھیوں کو ہمت دلا کر بم کندھوں پر لاد کر خود لوڈ کیا کرتے تھے۔ آج یہ نام نہاد ملک کے ہمدرد احمدیوں پر الزام لگاتے ہیں کہ یہ ملک کے ہمدرد نہیں۔ اور یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ملک کی خاطر بھی قربانیاں دیں اور دینے کے لئے ہر وقت تیار رہے۔ حکومت کی طرف سے غیر ممالک کے دورے پر بھی ٹریننگ کے لئے جاتے رہے۔ 1971ء میں ریٹائرڈ ہوئے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد سول ڈیفنس کے بم ڈسپوزل اسکواڈ کے ہیڈ کے طور پر 1988ء تک کام کرتے رہے۔ (۔) کے وقت ان کی عمر 85 سال تھی۔ اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ ماڈل ٹاؤن کی (۔) میں ان کی (۔) ہوئی۔ یہ اکثر وہیں جمعہ ادا کیا کرتے تھے۔ جمعرات کو جمعہ کی تیاری کا بڑا اہتمام کیا کرتے تھے۔ جمعرات کو ہی کپڑے استری کروا کر لٹکوا دیا کرتے تھے اور بارہ بجے (۔) چلے جاتے تھے۔ عموماً ہال کے اندر بائیں طرف کرسیوں پر بیٹھتے تھے۔ وقوعہ کے روز ایک نوجوان نے ان کو دوسری اور تیسری صف کے درمیان خون میں لت پت دیکھا۔ انہوں نے اس نوجوان کو آواز دی اور کہا کہ مجھے گولیاں لگی ہیں میرے پیٹ پر کپڑا باندھ دو۔ اس کے بعد انہوں نے دیگر زخمیوں کو پانی پلانے کی ہدایت کی۔ خود زخمی تھے، اس کے بعد انہوں نے نوجوان کو کہا کہ زخمیوں کو پانی پلاؤ۔ ساتھ ساتھ دیگر احباب کو بچاؤ کی ہدایات دیتے رہے کہ یہ اس شعبہ کے ماہر تھے۔ ایک گولی ان کی ہتھیلی پر بھی لگی ہوئی تھی۔ زخمی حالت میں ان کو جناح ہسپتال میں لے جایا گیا جہاں رات آٹھ بجے کے قریب ان کی (۔) ہوئی۔ (۔) کی فیملی میں ایک خاتون نے دو دن قبل خواب میں دیکھا کہ لاہور میں فائرنگ ہو رہی ہے۔ اس طرح کی خوابیں اکثر احمدیوں کو پاکستان میں بھی اور باہر کے ملکوں میں بھی آئی ہیں جو اس واقعہ کی نشاندہی کرتی تھیں۔ کسی سے بغض نہیں رکھتے تھے، صحت اچھی تھی اور بچوں کے ساتھ بہت پیار کا تعلق تھا۔ نماز باجماعت اور قرآن کریم کی تلاوت کے شوقین کبڈی اور فٹبال کے بڑے اچھے کھلاڑی رہے۔ خلافت سے عشق تھا۔ ان کے بارے میں ان کی بیٹی نے ایک عینی شاہد کے حوالے سے لکھا ہے کہ ابا جی ہال میں کرسیوں پر بیٹھے تھے جہاں مربی صاحب خطبہ دے رہے تھے۔ خطبہ ابھی شروع ہوا ہی تھا کہ باہر سے گولیوں کی آوازیں آئیں اور پھر یہ آوازیں لحہ بہ لحہ قریب ہوتی گئیں۔ اس دوران مربی صاحب لوگوں کو درود شریف پڑھنے کی ہدایت دیتے رہے اور کہا کہ خطبہ جاری رہے گا۔ کہتی ہیں کہ میرے ابا جی کے ساتھ چوہدری وسیم احمد صاحب صدر کینال ویو اور ان کے بزرگ والد بیٹھے تھے۔ وہ اپنے عمر رسیدہ والد کو تقریباً گھسیٹتے ہوئے Basement کی طرف لے گئے۔ اور میرے والد صاحب سے بھی کہا کہ بزرگوا اٹھو! لیکن آپ نہ اٹھے۔ بقول وسیم صاحب کے وہ ایسے بیٹھے تھے جیسے ان کا اندر کا فوجی جاگ گیا ہو اور وہ حالات کا بغور مطالعہ کر رہے ہوں۔ اسی بھیڑ چال میں چند اور لوگوں نے بھی ان سے کہا کہ اٹھ جائیں لیکن وہ نہیں اٹھے۔ اسی دوران اس دہشتگرد نے گولیوں کا رخ کرسیوں کی طرف کر دیا اور فائرنگ کرتا ہوا ابا جی کے نزدیک ہوتا گیا۔ بقول کرنل بشیر احمد باجوہ صاحب (جو کرسیوں کے پیچھے تھے) ان پر بھی فائر ہوئے لیکن وہ بچ گئے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس دوران یہ زخمی ہو چکے تھے۔ وہ دہشتگرد سمجھا کہ میرا کام ختم ہو گیا ہے۔ فارغ ہو کر مڑا اور شاید اپنی گن لوڈ کرنے لگا۔ تو کہتی ہیں کہ کرنل صاحب نے بتایا کہ اسی دوران میرے ابا جی نے زخمی ہونے کے باوجود موقع غنیمت جانا اور پیچھے سے ایک دم چھلانگ لگا کر اس کی گردن پکڑ لی۔ یقیناً کوئی خاص طاقت تھی جو ان کی مدد کر رہی تھی کرنل بشیر صاحب نے جو کرسیوں کے پیچھے تھے انہوں نے بھی فوراً چھلانگ لگائی اور دہشتگرد کو قابو کرنے لگے۔ وسیم صاحب کا بیان ہے کہ ہم سیڑھیوں سے چند step ہی نیچے تھے اور دیکھ رہے تھے۔ جب دیکھا کہ دہشتگرد قابو میں آ رہا ہے تو دوسرے خدام بھی اس دوران میں مدد کے لئے آ گئے اور اس ہاتھا پائی کے دوران ان کے بقول ان کو گولیاں لگ چکی تھیں۔ لیکن اس سے پہلے بھی لگ چکی تھیں۔ اور ایک ہتھیلی سے بھی پار ہوئی، دوسری بازو میں کلائی کے پاس لگی۔ اور تیسری پسلیوں میں پیٹ کے ایک طرف۔ پہلے کم زخمی تھے، اس ہاتھا پائی میں مزید گولیاں بھی لگیں۔ بہر حال ان کی اس ابتدائی کوشش کے بعد کرنل بشیر اور باقی نمازی شامل ہوئے اور اس دہشتگرد کی جیکٹ کو (Defuse) کر دیا اور اس کے ہاتھ پاؤں باندھ دیئے۔ دیکھنے والے بتاتے ہیں کہ عمر کے اس حصے میں بھی گولیاں لگنے کے باوجود آپ کا دماغ صحیح کام کر رہا تھا۔ اور جیکٹ کو ڈیفیوز (Defuse) کرنے کے بارے میں بھی وہی ہدایت دیتے تھے۔ کیونکہ ان کا یہی

کام تھا، بم ڈسپوزل میں کام کرتے رہے ہیں۔ اور دیکھنے والے مزید کہتے ہیں کہ اس وقت ان کی حالت دیکھ کر ہماری بری حالت ہو رہی تھی لیکن ایک دفعہ بھی انہوں نے ہائے نہیں کی اور بڑے آرام سے اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کردی اور (۔) کا رتبہ پایا۔

الیاس احمد اسلم قریشی صاحب (۔) ولد مکرم ماسٹر محمد شفیع اسلم صاحب۔ (۔) مرحوم کے خاندان کا تعلق قادیان سے تھا۔ پھر گوجرانوالہ شفٹ ہوگئے۔ آپ کے والد محترم (۔) سلسلہ تھے۔ تحریکِ شدھی کے دوران انہوں نے نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ ان کے بھائی یونس احمد اسلم صاحب 313 درویشانِ قادیان میں سے تھے۔ گریجوایشن کے بعد نیشنل بنک جوائن کیا۔ اور اے وی پی کے اسسٹنٹ وائس پریذیڈنٹ کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ (۔) کے وقت ان کی عمر 76 سال تھی۔ اللہ کے فضل سے وصیت کے نظام میں شامل تھے۔ اور بطور صدر جماعت جوہر ٹاؤن خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ بیت النور میں ان کی (۔) ہوئی پچھلے ہال میں پہلی صف میں بیٹھے تھے۔ دیگر دو ساتھیوں کے ساتھ ہال کا دروازہ بند رکھنے کی کوشش کے دوران حملہ آوروں کی فائرنگ سے شدید زخمی ہوگئے اور زخمی حالت میں کئی گھنٹے پڑے رہے۔ چار بجے کے قریب یہ (۔) ہوئے ہیں۔ ان کی اہلیہ کہتی ہیں کہ بہت سادہ دل، نیک اور ہر حال میں صبر وشکر کرنے والے اور متوکل انسان تھے۔ دعاؤں کی طرف خصوصی توجہ تھی۔ جماعتی کام خوشی سے سرانجام دیتے تھے۔ آپ کے بچے کہتے ہیں، آپ ایک نہایت شفیق باپ اور ایک ہمدرد انسان تھے۔ نمازوں اور تہجد کے پابند تھے۔ کبھی ہم نے انہیں نماز قضاء پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اپنی اولاد کو بھی نماز کی طرف توجہ دلاتے رہتے۔ بڑے ہنس مکھ، ملنسار انسان تھے۔ پانچ سال سے حلقہ جوہر ٹاؤن کے صدر کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے تھے۔ کبھی بھی کوئی کارکن یا کوئی جماعتی کام کے لئے خادم یا انصار میں سے کسی بھی وقت آجاتا، دوپہر کو یا رات کو تو کبھی برا نہیں مناتے تھے۔ اور اپنے بچوں سے بھی کہتے تھے کہ اگر کوئی جماعتی کام سے گھر آئے تو بیٹھک میں سو بھی رہا ہوں تو مجھے اٹھا دیا کرو۔ اور انہوں نے اسی پر ہمیشہ عمل کیا۔ اکثر نصیحت کرتے کہ جماعت اور خلافت سے وفا کرنا۔

مکرم طاہر محمود احمد صاحب (پرنس) (۔) ابن مکرم سعید احمد صاحب مرحوم۔ یہ کوٹ ادّو ضلع مظفر گڑھ کے رہنے والے تھے۔ 1953ء میں آپ کے والد صاحب خاندان میں پہلے احمدی ہوئے۔ 1993ء میں لاہور منتقل ہوگئے۔ (۔) مرحوم نے کوٹ ادّو سے میٹرک کیا۔ پھر ایک پرائیویٹ ملازمت اختیار کر لی۔ پھر ملائیشیا چلے گئے۔ تھوڑے سے ذہنی طور پر پسماندہ بھی تھے۔ (۔) کے وقت ان کی عمر 53 سال تھی۔ (۔) بیت النور ماڈل ٹاؤن میں ان کی (۔) ہوئی۔ جمعہ پر آنے سے قبل حلقے کے صدر صاحب کے گھر گئے تو صدر صاحب نے ویسے ہی مذاقاً کہہ دیا کہ چلو میں تمہیں جمعہ پڑھا کر لاتا ہوں اس طرح صدر صاحب کے ساتھ پہلی دفعہ (۔) بیت النور گئے تھے۔ اور وہیں ان کی (۔) ہوئی ورنہ اکثر ٹھوکر نیاز بیگ سنٹر یا کبھی کبھی دارالذکر جا کر نمازِ جمعہ ادا کرتے تھے۔ رات شام سات بجے ان کی (۔) کا علم ہوا۔ چھاتی میں دو گولیاں اور ماتھے پر ایک گولی لگی ہوئی تھی۔ بڑے دبنگ احمدی تھے۔ زندگی میں بھی کہتے تھے کہ میں گولیوں سے نہیں ڈرتا، میں نے (۔) ہی ہونا ہے۔ سارے علاقے میں واقفیت تھی۔ مخلص اور جذباتی احمدی تھے اور ہر راہ چلتے کو السلام علیکم کہا کرتے تھے۔

سید ارشاد علی صاحب (۔) ابن مکرم سید سمیع اللہ صاحب۔ (۔) مرحوم کوچہ میر حسام الدین (سیالکوٹ) کے رہنے والے تھے۔ ان کے دادا حضرت سید خصلت علی شاہ صاحب اور نانا حضرت سید میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی (۔) تھے اور حضرت مسیح موعود کے رفقائے خاص میں شامل تھے۔ سیالکوٹ میں قیام کے دوران حضرت مسیح موعود نے ان کے گھر قیام کیا۔ ان کے والد صاحب جامعہ احمدیہ چنیوٹ اور ربوہ کے پرنسپل بھی رہ چکے ہیں۔ انہوں نے اپنا گھر جماعت کو وقف کر دیا تھا۔ (۔) مرحوم بی اے کے بعد مقابلے کا امتحان پاس کر کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر بھرتی ہوئے اور ڈپٹی ڈائریکٹر لیبر ڈیپارٹمنٹ کی حیثیت سے ریٹائر ہوئے۔ گارڈن ٹاؤن میں اس وقت سیکرٹری مال کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ (۔) کے وقت ان کی عمر 80 سال تھی۔ (۔) بیت النور میں ان کی (۔) ہوئی۔ ان کے گھر والے کہتے ہیں کہ نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے لئے جانے سے قبل گھر میں سینے پر ہاتھ باندھے لیٹے ہوئے تھے اور کہہ رہے تھے کہ آج سکون کرنے کو دل چاہ رہا ہے۔ جانے کو جی نہیں چاہ رہا۔ پھر تھوڑی دیر بعد اٹھ کر نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے لئے چلے گئے اور جاتے ہوئے آواز دی کہ میں جا رہا ہوں۔ پھر دوسری دفعہ کہا کہ میں جا ہی رہا ہوں۔ داماد کے ساتھ بیت النور میں باہر صحن میں بڑی کرسیوں پر بیٹھے تھے، شروع کے حملے میں کرسیوں پر بیٹھنے والوں کو فوری طور پر ہال کے اندر بھجوا دیا گیا۔ جہاں ان کی (۔) ہوئی۔ جسم پر تین گولیاں لگی ہوئی تھیں۔ ان کے اہلِ خانہ نے بتایا کہ کافی سال قبل (۔) مرحوم نے بتایا کہ ان کو آواز آئی کہ .... شاید سننے والے نے یا بیان کرنے والے نے الٹا لکھ دیا ہو۔ ہوسکتا ہے .... ہو، بہر حال جو بھی ہے، کہتے ہیں مجھے آواز آئی لیکن مجھے سمجھ نہیں آئی کہ اس کا کیا مطلب ہے۔ کہتے ہیں (۔) سے دس پندرہ بیس دن پہلے مجھے یہ آواز آئی کہ We recieve you with open arms with red carpet. (۔) مرحوم نے (۔) سے چند دن قبل خواب میں ایک گھر دیکھا۔ اس میں ایک خوبصورت بگھی آکر رکی اور آواز آئی ہے کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد آئے ہیں۔ گزشتہ ڈیڑھ دو ماہ سے کہا کرتے تھے کہ میں اپنے آباؤ اجداد کی طرح دین کی خدمت نہیں کر سکا۔ اس سے بڑے پریشان ہوتے تھے۔ حقوق العباد کی ادائیگی ان کا خاص وصف تھا۔ صلہ رحمی کرنے والے تھے اور بڑے زندہ دل آدمی تھے۔

مکرم نور الامین صاحب (۔) ابن مکرم نذیر نسیم صاحب۔ (۔) مرحوم راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔ وہیں سے میٹرک کیا۔ اس کے بعد نیوی میں بطور فوٹو گرافر بھرتی ہوگئے۔ ان کے دادا حضرت پیر فیض صاحب آف اٹک (۔) حضرت مسیح موعود تھے۔ جب کہ ان کے پڑنانا مکرم بابو عبد الغفار صاحب تھے جو امیر ضلع حیدر آباد رہے اور خدا کی راہ میں (۔) ہوئے، مجلس خدام الاحمدیہ کے بڑے ذمے دار اور محنتی رکن تھے۔ منتظم عمومی حلقہ ماڈل ٹاؤن خدمت سرانجام دے رہے تھے۔ کلوز سرکٹ سسٹم کی مانیٹرنگ کرتے رہے جو (۔) میں لگایا تھا۔ کچھ عرصے کے لئے کراچی چلے گئے (۔) کے وقت ان کی عمر 39 سال تھی اور (۔) دارالذکر میں ان کی (۔) ہوئی۔ سانحہ کے دوران ان کا اپنے گھر والوں کو اور دوستوں کو فون آیا کہ میں ایسی جگہ پر ہوں کہ اگر چاہوں تو نکل سکتا ہوں، لیکن میری یہاں ڈیوٹی ہے۔ یہ دارالذکر کے صحن میں بڑی ڈش انٹینا کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ وہیں گرنیڈ لگنے سے (۔) ہوئے۔ (۔) مرحوم کی اہلیہ بتاتی ہیں کہ بے انتہا خوبیوں کے مالک تھے۔ جمعہ کو جب دو بجے فون کیا تو انہوں نے کہا کہ خیریت سے ہوں۔ میں نے کہا کہ آپ وہاں سے نکل آئیں تو انہوں نے کہا یہاں بہت لوگ پھنسے ہوئے ہیں میں ان کو چھوڑ کر نہیں آسکتا۔ بچوں کی تربیت کے بارے میں خاص طور پر وقفِ نو بچوں کے بارے میں فکر مند رہتے تھے اور جماعتی ڈیوٹیوں میں ہمیشہ پیش پیش رہے۔

چوہدری محمد مالک صاحب چدھڑ (۔) ابن مکرم چوہدری فتح محمد صاحب۔ (۔) مرحوم کے آباؤ اجداد گکھڑ منڈی کے رہنے والے تھے، وہاں سے گوجرانوالہ اور پھر لاہور شفٹ ہو گئے۔ ان کی پیدائش سے قبل ہی ان کے والد صاحب وفات پا گئے تھے۔ میٹرک میں پڑھتے تھے کہ والدہ نے بازو میں پہنی ہوئی سونے کی چوڑی اتار کر ہاتھ میں دے دی کہ جا کر پڑھو۔ مرے کالج سیالکوٹ سے بی۔ اے کیا۔ سپرنٹنڈنٹ جیل کی نوکری ملتی تھی لیکن نہیں کی بلکہ زمیندارہ کرتے رہے۔ اسی سے بچوں کو تعلیم دلوائی۔ (۔) کے وقت ان کی عمر 93 سال تھی اور موصی بھی تھے۔ اب اس عمر میں جانا تو تھا ہی لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ رتبہ عطا فرمایا۔ (۔) بیت النور میں ان کی (۔) ہوئی۔ اہلِ خانہ بتاتے ہیں کہ ان کو بڑھاپے کی وجہ سے بھولنے کی عادت تھی جس کی وجہ سے تقریباً سات آٹھ جمعے چھوڑے۔ اور 28 مئی کو جمعہ پر جانے کے لئے بہت ضد کر رہے تھے۔ ان کی بہو بتاتی ہیں کہ ان کو کہا گیا کہ باہر موسم ٹھیک نہیں ہے، آندھی چل رہی ہے اس لئے آپ جمعہ پر نہ

جائیں۔ بچوں کی بھی یہی خواہش تھی کہ جمعہ پر نہ جائیں۔ لیکن نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے لئے تیار ہو کر گھر سے چلے گئے۔ عموماً (۔) کے صحن میں کرسی پر بیٹھ کر نماز جمعہ ادا کرتے تھے۔ ہمیشہ کی طرح سانحہ کے روز بھی صحن میں کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے اور حملے کے شروع میں ہی گولیاں لگنے سے (۔) ہوگئے۔ بہت امن پسند تھے کبھی کسی سے زیادتی نہیں کی۔ حضرت مسیح موعود کی کتب بہت شوق سے پڑھتے تھے اور گھر والوں کو بھی تلقین کرتے تھے۔ ان کے صاحبزادے داؤد احمد صاحب بتاتے ہیں کہ جب میں نے ایم اے اکنامکس پاس کیا والد صاحب سے ملازمت کی اجازت چاہی تو انہوں نے جواب دیا کہ میری نوکری کر لو۔ میں نے کہا وہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا تم باقاعدہ دفتر کی طرح تیار ہو کر صبح نو بجے آنا، درمیان میں وقفہ بھی ہوگا اور شام پانچ بجے چھٹی ہو جایا کرے گی۔ اور یہاں میز پر بیٹھ جاؤ اور حضرت مسیح موعود کی کتابیں پڑھا کرو اور اپنی نوکری سے جتنی تنخواہ ملنے کی تمہیں امید ہے اتنی تنخواہ تمہیں میں دے دیا کروں گا تو کتابیں پڑھوانے کے بعد پھر اس نوکری سے فارغ کیا۔ تو بچپن سے لے کر شادی تک بچوں کی اس طرح تربیت کی۔ اذان کے وقت سب بچوں کے دروازے کھٹکھٹاتے، اور جب تک انہیں اٹھا نہیں لیتے تھے نہیں چھوڑتے تھے۔ اور پھر وضو کروا کے گھر میں باجماعت نماز ادا ہوتی تھی۔ بچوں کی تربیت کے لئے انہیں کبھی بھی نہیں مارا۔ اور لڑکے کہتے ہیں کہ ہمیں بھی یہی فلسفہ سمجھاتے تھے کہ بچوں کے لئے دعا کرنی چاہئے۔ یہی ان کی ہمدردی ہے۔ اور مار پیٹ سے تربیت نہیں ہوتی۔ کہتے ہیں کہ جب بھی رات کو میری آنکھ کھلتی میں نے رو رو کر ان کو اپنی اولاد کے لئے دعائیں کرتے ہوئے ہی دیکھا ہے۔ 1974ء میں لڑکے کہتے ہیں کہ ہم سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ میں تھے۔ حالات خراب ہونے پر کافی احمدی احباب ہمارے گھر جمع ہوگئے۔ اور ڈیڑھ دو ماہ ان کا کیمپ ہمارے گھر کے پاس تھا۔ چنانچہ ان سب کی بہت خدمت کی۔ بہت دیانتدار تھے۔ جھوٹ تو منہ سے نکلتا ہی نہیں تھا۔ ہمیشہ سچ بولا اور سچ کا ساتھ دیا اور سارے خاندان کی خود کہہ کر وصیت کروائی۔

شیخ ساجد نعیم صاحب (۔) ابن مکرم شیخ امیر احمد صاحب۔ (۔) مرحوم کے آباؤاجداد کا تعلق بھیرہ سے تھا۔ انہوں نے لاہور سے بی۔ اے کیا۔ راولپنڈی میں ایم سی بی بینک میں گریڈ تھرڈ کے افسر بھرتی ہوئے۔ اور 2003ء میں بطور مینیجر ریٹائرمنٹ لی۔ بچے چونکہ لاہور میں تھے اس لئے لاہور آ گئے۔ مکرم شیخ محمد یوسف قمر صاحب امیر ضلع قصور کے برادرِ نسبتی تھے۔ (۔) مرحوم مجلس انصار اللہ کے بہت ہی ذمہ دار رکن تھے۔ اور بطور نائب منتظم تعلیم القرآن خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ بوقتِ (۔) ان کی عمر 59 سال تھی۔ نظام وصیت میں شمولیت کے لئے درخواست دی ہوئی تھی۔ مسل نمبر مل چکا تھا۔ (۔) بیت النور میں ان کی (۔) ہوئی۔ نمازِ جمعہ کے لئے وقت سے پہلے ہی گھر سے نکل جاتے اور نماز بہت سنوار کر پڑھتے۔ عموماً اپنی جگہ بیت النور کے دوسرے ہال میں بیٹھے ہوئے تھے۔ فائرنگ شروع ہونے کے پندرہ بیس منٹ کے بعد اپنے بیٹے شہزاد نعیم کو فون کیا کہ تم ٹھیک ہو؟ وہ ٹھیک تھا اور بتایا کہ ہم لوگ (۔) میں ہی ہیں۔ دیگر ساتھیوں کے ساتھ ہال کے مین دروازے کو بند کیا اور اس کے آگے کھڑے رہے، کیونکہ اس دروازے کی کنڈی صحیح طرح نہیں لگ رہی تھی۔ اس وجہ سے ہال میں موجود اکثر لوگ بیسمنٹ میں جانے میں کامیاب ہو گئے۔ دہشتگرد کے اندھا دھند فائرنگ اور بعد میں گرنیڈ کے پھٹنے کی وجہ سے (۔) ہو گئے۔ ایک بیٹے کی شادی اور ملازمت کی وجہ سے فکرمند تھے۔ اور اس دن بھی، جمعہ والے دن بیٹے کا انٹرویو دلوایا۔ اس سے سوال جواب پوچھے، کیسا ہوا؟ اور خوش تھے کہ انشاء اللہ نوکری مل جائے گی۔ اور پھر اللہ کے فضل سے یکم جون سے بیٹے کو نوکری مل بھی گئی۔ بیوی بچوں کے حقوق کا بہت خیال رکھتے تھے۔ سسرالی رشتوں اور دیگر رشتوں داروں کا بھی بہت خیال رکھتے تھے۔ نرم طبیعت اور اطاعت گزار تھے۔ خلافت سے عشق تھا۔ بچوں کی ہر قسم کی ضرورت کا خیال رکھتے تھے۔ ان کے بیٹے نے بتایا کہ محلے کے غیر احمدی یا غیر از جماعت دکاندار نے سانحہ کے بعد اتوار کو خواب میں دیکھا کہ شیخ صاحب کہہ رہے ہیں کہ پتہ نہیں میں یہاں کیسے پہنچا ہوں۔ لیکن بہت خوش ہوں اور مزے میں ہوں۔

مکرم سید لئیق احمد صاحب (۔) ابن مکرم سید محی الدین احمد صاحب۔ (۔) کے والد محترم کا تعلق رانچی ضلع بہار، بھارت سے تھا۔ علیگڑھ یونیورسٹی کے سٹوڈنٹ تھے، یونیورسٹی میں ایک احمدی سٹوڈنٹ سے ملاقات ہوئی جس نے ان کے والد کو کہا کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو گئے ہیں اور امام مہدی آ چکے ہیں۔ تو (۔) کے والد نے محی الدین صاحب نے غصے میں اس احمدی سٹوڈنٹ کا سر پھاڑ دیا۔ بعد میں شرمندگی بھی ہوئی، پھر کچھ کتابیں پڑھیں تو مولوی ثناء اللہ امرتسری سے رابطہ کیا۔ اس نے گالیوں سے بھری ہوئی کتابیں ان کو بھیج دیں۔ یہ دیکھ کر ان کو غصہ آیا اور کہا کہ میں نے ان سے مسائل پوچھے ہیں اور یہ گالیاں سکھا رہے ہیں۔ چنانچہ احمدیت کی طرف مائل ہوئے اور بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہو گئے۔ .... اسی طرح ان کو توجہ پیدا ہوئی۔ (۔) تو پیدائشی احمدی تھے۔ ان کے والد وکیل تھے، پھر انجمن کے ممبر بھی تھے۔ رانچی میں انہوں نے میٹرک کیا اور میٹرک فرسٹ ڈویژن میں کیا تو والد بہت خوش ہوئے۔ پھر پٹنہ یونیورسٹی سے ایم اے انگلش کیا۔ پارٹیشن کے بعد یہ لاہور آ گئے اور 1969ء میں ایم سی بی جوائن کیا۔ 1997ء میں بینک مینیجر کی حیثیت سے ریٹائرڈ ہوئے۔ لیکن ریٹائرمنٹ کے بعد بھی ایم سی بی بینک میں کام کرتے رہے۔ (۔) کے وقت ان کی عمر 72 سال تھی۔ اور نظامِ وصیت میں شامل تھے۔ (۔) میں آتے ہی سنتیں ادا کیں۔ مربی صاحب سے ایک صف پیچھے بیٹھ گئے۔ اور ساتھ بیٹھے بزرگ مکرم مبارک احمد صاحب کے ماتھے پر گولی لگی تو ان کو تسلی دیتے رہے۔ اسی دوران دہشتگرد کی گولیوں کا نشانہ بنے اور زخمی ہو گئے، اٹھنے کی بہت کوشش کی لیکن اٹھ نہیں سکے۔ سامنے سے گولی نہیں لگی تھی البتہ ریڑھ کی ہڈی میں گولی لگی اور وہیں (۔) ہو گئے۔ بہت دھیمی طبیعت کے مالک تھے۔ لیکن اگر کوئی شخص جماعت یا بزرگانِ سلسلہ کے متعلق کوئی بات کرتا تو ان کو ہرگز برداشت نہیں کرتے تھے۔ کم گو تھے لیکن اگر کوئی حضرت مسیح موعود یا خلفائے سلسلہ کا ذکر چھیڑ دیتا تو گھنٹوں ان سے باتیں کرتے رہتے تھے۔ جماعت سے خاموش لیکن گہری وابستگی تھی اور عشق کی حد تک پیار تھا۔ سب بچوں کو تکلیف کے باوجود پڑھایا۔ بچے ڈاکٹر بنے۔ ایک کو آئی ٹی میں تعلیم دلوائی۔ اور ایک بیٹی کو فرنچ میں ایم اے کروایا۔ سب بچے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے اپنے اچھے کاموں میں لگے ہوئے ہیں۔ ان کے بارے میں اہلِ خانہ لکھتے ہیں کہ جمعہ کی نماز کا خاص طور پر بڑا خیال رکھتے تھے اور یہی وجہ تھی جس نے اولاد میں نماز کی محبت پیدا کی۔ ایک دفعہ ایک بار ان کی اہلیہ بہت بیمار ہو گئیں اور انہیں ہسپتال داخل کروانا پڑا اور جمعہ کا وقت ہو گیا تو یہ سیدھے وہیں سے (۔) چلے گئے۔ یہ نہ سوچا کہ واپس آؤں گا تو اہلیہ زندہ بھی ہوں گی کہ نہیں۔ وہ کافی شدید بیمار تھیں۔

محمد اشرف بھلر صاحب (۔) ابن مکرم محمد عبداللہ صاحب۔ (۔) مرحوم کے آباؤاجداد رکھ شیخ ضلع لاہور کے رہنے والے تھے۔ ان کے دادا مکرم چوہدری سکندر احمد صاحب احمدی ہوئے تھے۔ چوہدری فتح محمد صاحب سابق نائب امیر ضلع لاہور کے تایا تھے آباؤاجداد کی زرعی زمین تھی، کھیتی باڑی کرتے تھے۔ لیکن کچھ عرصے بعد رائے ونڈ میں اینٹوں کا بھٹہ بنا لیا۔ تعلیم صرف پرائمری تھی۔ 2004ء میں عمرہ کرنے کے لئے بھی گئے اور سب بھائیوں کو جماعتی کام کرنے کی تلقین کرتے تھے۔ (۔) کے وقت ان کی عمر 47 سال تھی۔ گھر کے واحد کفیل تھے۔ ماڈل ٹاؤن کی (۔) میں ان کی (۔) ہوئی۔ جمعہ باقاعدگی سے ادا کرتے تھے۔ سانحہ کے روز بھی (۔) بیت النور کے ہال میں تھے۔ ہال کا چھوٹا دروازہ بند کر کے کمر دروازے کے ساتھ لگا کر اس کے آگے کھڑے ہو گئے۔ دہشت گرد باہر سے زور لگاتا رہا لیکن دروازہ نہیں کھولنے دیا۔ تو دہشت گرد نے باہر سے ہی گولیوں کی بوچھاڑ کر دی جس سے ان کی کمر چھلنی ہو گئی اور موقع پر (۔) ہو گئے۔ دروازہ توڑنے کے لئے جو گولیوں کی بوچھاڑ کی تو ان کو لگتی رہیں۔ دعوتِ الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ اپنے علاقے میں اپنی شرافت اور ایمانداری کی وجہ سے بہت مشہور تھے۔ بعض غیر از جماعت بھی ان کی نمازِ جنازہ میں شامل ہوئے۔ اور 30 مئی کو نوائے وقت اخبار میں خبر آئی کہ مولویوں کی طرف سے یہ اعلان ہوا کہ جنہوں نے بھی (غیر احمدیوں نے) ان کا جنازہ پڑھا ہے ان کا نکاح ٹوٹ گیا ہے۔ اور یہ خبر

ایکسپریس ٹی وی پر بھی چلتی رہی۔ جنازہ پڑھنا تو بڑی بات ہے یہ مولوی تو جنہوں نے تعزیت کی ہے اور ہمدردی کی ہے ان کے بھی نکاح توڑ کے بیٹھے ہوئے ہیں۔ گھر والے کہتے ہیں کہ عمرہ ادا کرنے کے بعد تہجد کی ادائیگی میں بڑے باقاعدہ ہوگئے تھے۔ قرآنِ کریم پڑھنے کی بھی روزانہ تلقین کرتے تھے۔ اپنے بچوں کو بھی کہتے تھے کہ قرآنِ کریم روزانہ پڑھو۔ چاہے ایک لائن پڑھو اور پھر ترجمہ پڑھو، کیونکہ اس کے بغیر کوئی فائدہ نہیں۔

مکرم مبارک احمد طاہر صاحب (۔) ابن مکرم عبدالمجید صاحب (۔) لاہور کے رہنے والے تھے۔ ان کی دادی محترمہ قادیان کی تھیں۔ ان کے والد محترم نے حضرت مصلح موعود کے دورِ خلافت میں بیعت کی۔ یہ ایک بینک میں ٹائپسٹ کے طور پر بھرتی ہوئے اور اس سروس کے دوران پہلے بی اے کیا۔ پھر ایم اے کیا۔ اور بینک کے مختلف کورسز بھی کئے اور بینک میں ہی ترقی کرتے کرتے اس وقت نیشنل بنک میں وائس پریذیڈنٹ کے طور پر کام کر رہے تھے۔ اور سینئر پریذیڈنٹ کی پروموشن بھی ان کی ڈیو (Due) تھی۔ بینک کے بیسٹ ایمپلائی (Best Employee) ہونے کا ان کو کیش پرائز بھی ملا۔ یہ مولانا دوست محمد شاہد مرحوم مؤرخ احمدیت کے داماد تھے۔ (۔) کے وقت ان کی عمر 57 سال تھی۔ بطور نائب قائد اور ناظم تعلیم حلقہ دارالذکر خدمت سرانجام دے رہے تھے۔ اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ سانحہ والے روز نمازِ جمعہ ادا کرنے کے لئے اپنے دونوں بیٹوں کے ہمراہ (۔) بیت النور ماڈل ٹاؤن میں آئے اور خود مین ہال میں پیچھے بیٹھ گئے اور دونوں بیٹے دوسرے ہال میں بیٹھ گئے۔ جب دہشتگرد نے اپنی کارروائی شروع کی اور مربی صاحب نے دعا کے لئے کہا تو انہوں نے ہاتھ اٹھا کر دعا کرنی شروع کر دی۔ دعا کے دوران ہی ایک گولی ان کے بائیں بازو میں لگی اور دوسری دل کے پاس، جس سے موقع پر ہی ان کی (۔) ہو گئی۔ بہت ہمدرد انسان تھے۔ بینک میں اپنے لیول کے آفیسر سے اتنی دوستی نہیں تھی جتنی کہ ان کی اپنے ماتحت ورکر سے دوستی تھی۔ اپنے گھر میں نماز سینٹر بنایا ہوا تھا۔ اور پہلی منزل صرف نماز سینٹر کے لئے ہی تعمیر کروائی تھی۔ خلافت سے بہت عشق تھا۔ ان کے بیٹے بیان کرتے ہیں کہ جماعتی کام سے واپس آتے ہوئے اگر رات کے تین بج جاتے تو ہمیں کچھ نہیں کہتے تھے۔ لیکن اگر کسی اور کام سے ہم گھر سے باہر جاتے اور عشاء کی نماز سے لیٹ واپسی ہوتی تو بڑی ڈانٹ پڑا کرتی تھی۔ سخاوت ان کی زندگی کا ایک بڑا خُلق تھا۔ لوگوں کو بڑی بڑی چیزیں مفت بھی دے دیا کرتے تھے۔ مربیان سلسلہ سے بہت لگاؤ ہوتا۔ ان کی بہت عزت کرتے تھے اور مہمان نوازی کرتے تھے۔ جہاں بھی گھر لیا حلقے کا مرکز اور سینٹر اپنے گھر کو ہی بنانے کی کوشش کرتے تھے۔ بہت ملنسار تھے۔

مکرم انیس احمد صاحب (۔) ولد مکرم صوبیدار منیر احمد صاحب۔ (۔) مرحوم کا خاندان ضلع فیصل آباد سے تھا جہاں سے بعد میں لاہور شفٹ ہو گئے۔ میٹرک کی تعلیم کے بعد کمپیوٹر ہارڈ ویئر کا کام کرتے تھے۔ گلبرگ میں ان کا آفس تھا۔ (۔) کے وقت ان کی عمر 35 سال تھی۔ نظامِ وصیت میں شامل تھے۔ (۔) دارالذکر میں ان کی (۔) ہوئی۔ نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے لئے عموماً ماڈل ٹاؤن جایا کرتے تھے۔ سانحہ کے روز کسی کام سے نکلے اور نمازِ جمعہ کے لئے (۔) دارالذکر چلے گئے۔ اپنے والد صاحب کے ساتھ محراب کے قریب ہی بیٹھے تھے۔ فائرنگ شروع ہوگئی تو والد صاحب نے چھپنے کے لئے کہا تو جواباً کہا کہ آپ چھپ جائیں میں ادھر لوگوں کی مدد کرتا ہوں اور اس دوران دہشتگرد کی گولیوں سے (۔) ہوگئے۔ بیوی بچوں سے بہت پیار کرتے تھے۔ اسی طرح والد صاحب کی بہت اطاعت کرتے تھے۔ سسرالی رشتے داروں سے بھی بھائیوں جیسا تعلق تھا۔ خدمتِ خلق کا بہت شوق تھا۔ ایک جگہ کسی احمدی دوست کا ایکسیڈنٹ ہوگیا تو اس وقت فوری طور پر خون نہیں مل رہا تھا اپنا خون بھی دیا اور پھر اس نے علاج کے لئے قرض کے طور پر پانچ ہزار یا جتنے بھی پیسے مانگے تو وہ دے دیے اور قرض واپس بھی نہیں لیا۔ اپنے بیٹے کو باقاعدگی سے قرآن کلاس کے لئے بھجواتے تھے۔ اور جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ اس سانحے میں ان کے چھوٹے بھائی مکرم منور احمد صاحب بھی (۔) ہوگئے ہیں۔

مکرم منور احمد صاحب (۔) ابن مکرم صوبیدار منیر احمد صاحب۔ اپنے بھائی کی طرح ان کا تعلق بھی فیصل آباد سے تھا۔ پیدائشی احمدی تھے، لیکن کچھ عرصہ شیعہ عقائد کی طرف مائل رہے، کیونکہ انہوں نے اپنی نانی جو ذاکرہ تھیں، ان کے پاس پرورش پائی تھی۔ پھر یہ ذاکر اور پیر بن گئے تھے۔ اور اسی دوران انہوں نے خواب میں حضرت ......کو دیکھا۔ وہ آئے ہیں اور حضرت مسیح موعود کی صداقت کے بارے میں ان کو بتایا تو دوبارہ انہوں نے بیعت کر لی اور بڑے فعال کارکن تھے۔ فطرت نیک تھی۔ اللہ تعالیٰ نے خود ان کی رہنمائی فرما دی۔ احمدیت کا بہت علم تھا، بہت (۔) کرتے تھے، انہوں نے بہت ساری بیعتیں بھی کروائیں۔ دعوتِ الی اللہ کے شیدائی تھے۔ بڑے بڑے مولویوں کو لاجواب کر دیتے تھے۔ (۔) کے وقت ان کی عمر 30 سال تھی۔ بطور نائب ناظم اصلاح و ارشاد خدمت کی توفیق ملی۔ اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ دارالذکر میں ان کی (۔) ہوئی۔ دارالذکر میں نماز جمعہ کے وقت حملے کے وقت یہ بیرونی گیٹ سے فائرنگ کی آواز آئی۔ تو یہ نہایت پھرتی سے کرالنگ (Crawling) کرتے ہوئے باہر نکلے اور جلدی سے واپس آ کر مین ہال کی طرف جانے والے اندرونی گیٹ کو بند کیا اور ہال کے مین گیٹ میں دروازے بند کروائے۔ حملے کے دوران مسلسل فون سے گھر رابطہ رکھا اور اپنے چچا سے دعا کے لئے کہتے رہے اور کہا کہ میں اوپر جا رہا ہوں میرے لئے دعا کریں۔ ایک عینی شاہد دوست نے بتایا کہ حملہ کے شروع میں ہی ہال کے اندر آئے اور زور سے آوازیں دینی شروع کر دیں کہ اگر کسی کے پاس اسلحہ ہے تو مجھے دو کیونکہ دہشتگرد اندر آ گئے ہیں۔ (وہاں لوگ (۔) میں نمازیں پڑھنے آئے تھے، اسلحہ لے کر تو نہیں آئے تھے) اس کے بعد جب اندر فائرنگ سے لوگ زخمی ہوئے اور جب دہشتگرد ہال سے اوپر گئے تو یہ موقع پا کر بڑی پھرتی سے کرالنگ (Crawling) کرتے ہوئے زخمی بزرگان کو پانی پلاتے رہے۔ پولیس اور انتظامیہ یہی اعتراض کر رہی ہے نہ کہ آپ لوگ کیوں نہیں اسلحہ لے کر بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ غیر احمدیوں کا مقام ہے کہ وہ لے کر بیٹھ سکتے ہیں لیکن احمدی نہیں۔ یا پولیس بالکل ہاتھ اٹھا لے اور کہہ دے کہ اپنی حفاظت کا خود انتظام کریں۔ بہرحال مسلسل موقع کی تلاش میں رہے کہ دہشتگرد کو پکڑیں۔ بالآخر موقع پا کر نہایت بہادری سے دہشتگرد کو پکڑا جس کی وجہ سے دہشتگرد نے اپنے آپ کو دھماکے سے اڑا لیا۔ دھماکے کی وجہ سے یہ بھی (۔) ہو گئے۔ ان کو شروع میں معلوم ہو چکا تھا کہ ان کے بھائی مکرم انیس احمد صاحب (۔) ہو چکے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود بڑی بہادری سے لوگوں کی مدد کرتے رہے۔ ان کے گھر بڑے عرصے سے باہر منافرت پھیلانے والے اشتہارات اور پوسٹر چسپاں تھے۔ اس سے پہلے بھی غیر از جماعت انتشار پسند ایسی کارروائیاں کرتے رہتے تھے بچوں کے ذریعے سے ہی کام کرواتے ہیں۔ لیکن (۔) مرحوم نے پوسٹر لگانے والے بچوں کو بڑے پیار اور اخلاق سے سمجھایا اور بچوں کو اثر بھی ہو گیا ان کو سمجھ بھی آ گئی۔ لیکن پھر وہ بڑوں کے کہنے پر مجبور تھے، لگا جایا کرتے تھے۔ ان کے ناظم اصلاح و ارشاد صاحب ضلع منور احمد صاحب نے بتایا کہ سانحہ سے تقریباً ایک ڈیڑھ ماہ قبل انہوں نے اپنی ایک خواب مجھے بتائی۔ خواب میں ان کی وفات یافتہ والدہ ملی ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ میں نے تمہارا کمرہ تیار کر لیا ہے، میں تمہیں بلا لوں گی۔ حافظ مظفر احمد صاحب نے لکھا ہے کہ اپنے عزیزوں کو پہلے ہی بتا دیا تھا بلکہ پچھلے سال شادی ہوئی ہے تو اپنی بیوی کو بھی پہلے دن ہی کہہ دیا کہ میں نے تو (۔) ہو جانا ہے، اس لئے میرے (۔) ہو جانے کے بعد کوئی واویلا نہ کرنا۔

ایک (۔) ہیں مکرم سعید احمد طاہر صاحب ولد مکرم صوفی منیر احمد صاحب۔ ان کا میں آج جنازہ غائب بھی پڑھوں گا۔ (۔) مرحوم کے آباؤ اجداد ضلع کرنال بھارت کے رہنے والے تھے۔ ان کے پڑدادا حضرت رمضان صاحب (۔) حضرت مسیح موعود تھے۔ ہجرت کے بعد تخت ہزارہ ضلع سرگودھا میں آباد ہوئے۔ ان کا خاندان لاہور میں مقیم تھا۔ (۔) کے وقت ان کی عمر 37 سال تھی۔ (۔) بیت النور ماڈل ٹاؤن میں (۔) ہوئے۔ سانحہ کے روز کام سے سیدھے جمعہ پڑھنے چلے گئے۔ (۔) بیت النور میں ان کے پہنچنے سے پہلے (۔) میں فائرنگ شروع ہو چکی تھی۔ دو دہشتگرد جو

موٹر سائیکل پر ماڈل ٹاؤن آئے تھے، اپنی موٹر سائیکل پھینک کر گیٹ پر فائرنگ کرتے ہوئے داخل ہو گئے تھے۔ چند سیکنڈ بعد موٹر سائیکل پھٹ گیا۔ یہ اس کے قریب تھے اس کی وجہ سے ان کو آگ لگ گئی اور جسم جھلس گیا۔ آٹھ دن یہ ہسپتال میں رہے ہیں لیکن جانبر نہ ہو سکے اور 5 جون کو جامِ (۔) نوش کیا۔ (۔) (۔) سے ایک دن پہلے انہوں نے اپنی بہن کو گاؤں فون کیا کہ گوشت کی دیگ پکوا کر تقسیم کر دو۔ انہوں نے خواب دیکھی تھی، بہرحال اللہ تعالیٰ کی یہی تقدیر تھی، اور پھر جمعہ والے دن بچوں کو پیار کیا اور جلدی جلدی تیار ہو کر کام کے لئے نکل گئے اور اس کے بعد پھر جمعہ پڑھنے (۔) نور چلے گئے۔ مرحوم کی بیوہ نے چند ڈائریاں دکھائی ہیں جن میں کئی مقامات پر یہ لکھا تھا کہ (۔) میری آرزو ہے۔ انشاء اللہ۔ ڈائری میں ایک اور جگہ تحریر ہے کہ اے اللہ! (۔) نصیب فرما۔ یہ گردن تیری راہ میں کٹے۔ میرے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے تیری راہ میں ہوویں۔ پیارے حبیب کے صدقے میرے مولیٰ میری یہ دعا قبول فرما۔ آمین۔ اللہ تعالیٰ نے دعا قبول بھی کر لی۔ 30 نومبر 2000ء کو انہوں نے ڈائری میں یہ الفاظ لکھے تھے۔ ڈائری میں نمازوں کی ادائیگی، جمعہ کی ادائیگی، خطبہ جمعہ کا مختصر خلاصہ اور نوٹس، چندہ جات کی باقاعدہ ادائیگی کا جابجا ذکر ملتا ہے۔ اور چونکہ تخت ہزارہ کے رہنے والے تھے، وہاں کچھ سال پہلے چار پانچ (۔) ہوئے تھے ان کے لئے دعا کی تحریک کا بھی ذکر ملتا ہے۔ والدین اور رشتے داروں کے حقوق کا بہت خیال رکھتے تھے۔ غرباء کو صدقہ دیتے تھے۔ بہت ہنس مکھ تھے، بہت پیار کرنے والے تھے۔ ماں باپ، بہن بھائی، اہلیہ سب کا خیال رکھتے تھے۔ انہوں نے ایک ڈبہ رکھا ہوا تھا جس میں روزانہ کچھ رقم ڈال دیتے تھے۔ اور جب گاؤں جاتے تھے تو وہاں مستحقین میں یہ رقم تقسیم کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ تمام شہداء جو ہیں ان کے درجات بلند فرمائے۔

یہ تمام شہداء قسم قسم کی خوبیوں کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی دعائیں اور ان کی نیک خواہشات اپنے بیوی بچوں اور نسلوں کے لئے قبول فرمائے۔ سب (پسماندگان) کو صبر اور حوصلہ سے یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اب یہ ذکرِ خیر تو ابھی آئندہ بھی چلے گا۔

اس کے علاوہ آج کی جنازہ غائب میں ایک اور جنازہ غائب میں پڑھاؤں گا جو مکرم ڈاکٹر محمد عارف صاحب واقفِ زندگی کا ہے، جو مکرم محمد صادق صاحب ننگلی درویش قادیان کے بیٹے تھے، خود بھی درویش تھے، (مطلب قادیان میں ہی تھے) 13 جون 2010ء کو 53 سال کی عمر میں ان کی وفات ہو گئی......... 30 سال تک مختلف جماعتی عہدوں پر احسن رنگ میں خدمت انجام دیتے رہے۔ ابتدا میں نائب ناظم وقفِ جدید تھے۔ پھر نائب ناظم (۔) آمد، نائب ناظر نشر و اشاعت رہے۔ 1995ء میں ناظر (۔) خرچ مقرر ہوئے اور تا وفات اسی عہدے پر فائز رہے۔ اس کے علاوہ آٹھ سال تک ناظر تعلیم کی حیثیت سے بھی خدمت بجالاتے رہے۔ چھ سال تک صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اور پھر نائب صدر مجلس انصار اللہ انڈیا بھی رہے۔ 1993ء میں افسر جلسہ سالانہ قادیان مقرر ہوئے اور نہایت عمدگی سے یہ فریضہ سرانجام دیا۔ 2005ء میں جب مَیں قادیان گیا ہوں تو اس وقت بھی یہی افسر جلسہ سالانہ تھے۔ اور بڑی ہمت اور محنت سے انہوں نے اس سارے نظام کو سنبھالا۔ باوجود اس کے کہ بلڈ پریشر وغیرہ کی وجہ سے ان کی طبیعت میں لگتا تھا کہ کچھ آثار بیماری کے نظر آ رہے ہیں۔ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے دور میں بھی اور ان کے بعد بھی کئی مرتبہ ان کو قائمقام ناظرِ اعلیٰ خدمت کی توفیق ملی۔ اور میاں صاحب کی وفات کے بعد تو میں نے ان کو نائب امیر مقامی بھی مقرر کیا تھا۔ صدر انجمن احمدیہ کے علاوہ انجمن تحریکِ جدید، انجمن وقفِ جدید اور مجلس کارپرداز کے بھی ممبر تھے۔ صدر فنانس کمیٹی تھے۔ اسی طرح نور ہسپتال کی کمیٹی کے صدر تھے۔ مختلف خدمات بجالاتے رہے۔ انہوں نے اردو میں ایم اے کرنے کے بعد گرو نانک یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی تھی۔ تہجد اور نمازوں کے بڑے پابند، خلافت سے والہانہ محبت رکھنے والے مخلص اور باوفا انسان تھے۔ اکثر سچی خوابیں آیا کرتی تھیں۔ اور انہوں نے اپنی اہلیہ کو بتا دیا تھا کہ لگتا ہے میرا وقت قریب ہے تو اس لئے تیار رہنا۔ پہلے ان کے گردوں اور پھیپھڑوں میں انفیکشن ہو گیا۔ پہلے گردے ان کے خراب ہوئے۔ لمبا عرصہ ڈائیلسز میں رہے۔ پھر گردہ تبدیل بھی ہو گیا لیکن حالت سنبھل نہیں سکی۔ لیکن بڑے صبر اور حوصلے سے بڑی لمبی بیماری انہوں نے کاٹی ہے۔ آخر میں پھیپھڑوں میں انفیکشن ہو گیا۔ میں نے بھی ان کو ہمیشہ جیسا کہ میں نے کہا ہے ہنستے مسکراتے دیکھا ہے۔ 1991ء میں مَیں نے بھی ان کے ساتھ جلسہ سالانہ پر عام کارکن کی حیثیت سے ڈیوٹی دی ہے۔ اس وقت بھی میں دیکھتا تھا، بعد میں اپنے وقت میں بھی میں نے دیکھا کہ خلافت کے لئے ان کی آنکھوں سے بھی ایک خاص محبت اور پیار ٹپکتا تھا۔ بڑی محنت سے ڈیوٹی دیتے تھے۔ اور افسران کے سامنے ہمیشہ مؤدب رہے اور کامل اطاعت کا نمونہ دکھاتے رہے۔ بلکہ بعض دفعہ 1991ء میں ڈیوٹی کے دوران مجھے احساس ہوتا تھا کہ افسر بعض دفعہ ان سے زیادتی کر جاتے ہیں لیکن کبھی ان کے ماتھے پر بل نہیں آیا۔ مسکراتے ہوئے، کامل اطاعت کے ساتھ افسر کا حکم مانتے تھے۔ اور غلطی نہ بھی ہوئی تو یہ نہیں کہا کہ نہیں میں نے یہ کام نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

5 جون کو لاہور والوں میں سے جو ایک (۔) ہوئے ہیں، اُن کا اور ان کا نمازِ جنازہ غائب جمعہ کے بعد ادا ہو گا۔

زرد ستارہ پہنائے لوگ

حسن مجتبیٰ لکھتے ہیں:۔

گزشتہ جمعہ لاہور میں احمدیوں کی عبادتگاہوں پر دہشتگردانہ چڑھائیوں میں امریکہ میں اس ماہر امراض قلب ڈاکٹر کے بھی والد قتل ہو گئے جنہوں نے لاہور جا کر کبھی طالبان میں اپنا اثر رکھنے والی جمیعت علمائے اسلام کے سربراہ مولانا فضل الرحمان کا علاج کیا تھا۔ لاہور میں کمانڈو طرز حملہ اتنا وسیع اور اندھا دھند تھا کہ امریکہ میں بسنے والی احمدی کمیونٹی کے کئی افراد کے دوست و اقارب لقمہ اجل بنے ہیں۔

پاکستان کی تاریخ میں کسی بھی کمیونٹی کے ماننے والوں کو اتنی بیدردی اور سفاکی سے اس طرح شاید ہی مارا گیا ہو جس طرح احمدیوں کو مارا گیا ہے۔ احمدی پاکستان میں پاکستانی ریاست کی طرف سے ییلو سٹار یا زرد ستارہ پہنائے ہوئے لوگ ہیں۔ بالکل ایسے جیسے جرمنی میں ہٹلر نے یہودیوں کو پہنائے تھے۔

پہلے اس کمیونٹی کو لفظوں سے مارا گیا اور پھر ہتھیاروں کے منہ کھول دیئے گئے۔ ٹی وی، ریڈیو، اخبارات، منبر، مساجد، مدرسے، ملاں، جنرل، پیر، فقیر، وزیر، سفیر، کبیر، سب اسی میں لگے ہوئے ہیں۔

میں نے بچپن میں پہلی بار جب سوشل بائیکاٹ یا سماجی بائیکاٹ کے الفاظ سنے وہ 1974ء میں احمدیوں کے لئے چھپے بانٹے ہوئے سٹکروں پر دیکھے جو میرے سندھ کے چھوٹے سے شہر میں لگائے گئے تھے۔ جہاں صرف زیادہ تر فقط ایک احمدی خاندان اور اس کے تین بالغ مرد رہتے تھے۔ ریڈیو ساز اور گھڑی ساز چھوٹے زمیندار کنبے کا بڑا مربی احمدی اور ان کی ایک عبادت گاہ جو میرے سکول کی ہی (بیت) تھی جس میں احمدی غیر احمدی ایک صف کھڑے نمازی اور ہر شام سکول میں ہونے والے کھیلوں میں لازمی حصہ لینا اور پھر اندھیرا ہونے سے ذرا پہلے مغرب کی نماز پڑھنا لازمی ہوا کرتے تھے۔

(بیت) کا (منادی) پیش امام و خطیب شہر کے اسی اکلوتے کنبے کا بڑا احمدی مربی تھا۔ تمام شہر میں ایک معزز۔

لیکن سیم اور تھور میں گھرے دیوبندی مدرسے میں جو احمد پور شرقیے کا وہ ایف اے پاس مولوی ......تھا وہ میرے محلے کے چھوٹے بچوں کو دو آنے، کٹ آؤٹ سٹیکر اور بوٹ پالش کا برش دے کر اور کالے رنگ کا ڈبہ دے کر کہتا کہ شہر کی دیواروں پر لکھ کر آؤ مرزائی کافر ہیں۔

اب جو اس دن میں نے پاکستانی چینلوں پر کمسن عمر کے بندوق باز کو دیکھا تو مجھے احمد پور شرقیے کا مولوی اور وہ بچے یاد آ گئے۔ میں نے سوچا کہ پنجابی طالبان 1974ء سے ہی بننا شروع ہو گئے تھے۔

(بی بی سی اردو ڈاٹ کام)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم محمد افضل متین صاحب معلم وقف جدید تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کی بچی سائرہ افضل واقفہ نو نے پہلی مرتبہ قرآن پاک ناظرہ مکمل کرلیا ہے۔ بچی کی والدہ کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ جون 2010ء میں تقریب آمین ربوہ میں ہی ہوئی۔ بچی کے ماموں مکرم عبدالرؤف کاشمیری صاحب معلم وقف جدید نے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور دعا کروائی۔ موصوفہ مکرم چوہدری برکت اللہ برکات صاحب کپورتھلوی کی پوتی اور حضرت میاں نظام الدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے خاندان سے ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے بچی کے سینہ کو نور قرآن سے منور کرے۔ آمین

داخلہ پنجاب یونیورسٹی لاہور

یونیورسٹی آف دی پنجاب لاہور نے بی اے بی ایس سی (چار سالہ ڈگری پروگرام) ایم اے، ایم ایس سی (دو سالہ ڈگری پروگرام) میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔

بی اے بی ایس سی میں جن مضامین کیلئے اینٹری ٹیسٹ ہوگا ان کیلئے فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 2۔اگست 2010ء ہے' فارم متعلقہ ڈیپارٹمنٹ میں ہی جمع ہوں گے۔ داخلہ جات کے فائنل شیڈول کا اعلان انٹرمیڈیٹ کے رزلٹ کے بعد ہوگا۔ ایم اے ایم ایس سی کا فائنل شیڈول 13۔اگست 2010ء کو ہو گا۔ نیز جن مضامین کا اینٹری ٹیسٹ ہونا ہے ان کی تفصیل ویب سائٹ www.pu.edu.pk پر موجود ہے۔ مزید معلومات کیلئے فون نمبر 042-99232068 پر رابطہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

اولاد نرینہ کا بفضل خدا کامیاب علاج
بھٹی ہومیو پیتھک کلینک
رحمت بازار ربوہ فون: 0333-6568240
ادارہ قائم کردہ: ڈاکٹر منصور احمد بھٹی مرحوم

سانحہ ارتحال

مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب قائد اصلاح وارشاد مجلس انصاراللہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد نسبتی محترم بشیر الدین احمد خاکی صاحب دارالصدر غربی قمر ربوہ مختصر علالت کے بعد مورخہ 16 جولائی 2010ء کو صبح قریباً پونے دو بجے انتقال کر گئے۔ مرحوم معروف احمدی شاعر محترم عبدالرحمٰن صاحب خاکی کے بڑے بیٹے، تحریک آزادی کشمیر کے راہنما محترم خواجہ غلام نبی صاحب گلکار کے داماد اور محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے بھانجے تھے۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے نظام وصیت میں 1/7 کی شرح سے شامل تھے اور آنکھوں کے عطیہ کی بھی وصیت کر رکھی تھی۔ چنانچہ وفات کے بعد نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن کی سرجیکل ٹیم نے مکرم ڈاکٹر حامد احمد صاحب کی زیرنگرانی عطیہ چشم کی کارروائی مکمل کی۔ اگلے ہی روز اس عطیہ سے دو افراد کی بینائی بحال کرنے کے آپریشن کامیابی کے ساتھ سرانجام دیئے گئے۔ مورخہ 18 جولائی کو بیت مبارک میں بعد نماز عشاء محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر رشتہ ناطہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی جس کے بعد محترم شبیر احمد ثاقب صاحب استاد جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ نے اجتماعی دعا کروائی۔

مرحوم نہایت اچھے منظّم، مخلص خاموش طبع لیکن ملنسار، ہمدرد، دعا گو، مالی قربانیوں میں پیش پیش اور خلافت احمدیہ کے شیدائی تھے۔ کچھ عرصہ مورگاہ راولپنڈی کے صدر جماعت رہے پھر اسلام آباد میں سیکرٹری اصلاح وارشاد اور سیکرٹری امور عامہ کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ پاکستان آئل فیلڈز لمیٹڈ سے بطور مینیجر ایڈمنسٹریشن ریٹائرمنٹ کے بعد ربوہ آ کر مستقل سکونت اختیار کر لی۔ یہاں طاہر فاؤنڈیشن کے تحت رضاکارانہ طور پر انگریزی ترجمہ کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ آپ کی اولاد کی تفصیل درج ذیل ہے۔ محترمہ فرحانہ احمد صاحبہ نیشنل سیکرٹری تحریک جدید و وقف جدید لجنہ اماء اللہ جاپان اہلیہ مکرم ملک رفیع احمد صاحب نائب ناظم مجلس انصاراللہ ٹوکیو جاپان' خاکسار کی اہلیہ محترمہ فرزانہ احمد صاحبہ نائبہ سیکرٹری صحت جسمانی لجنہ اماء اللہ ربوہ' محترمہ بشریٰ وقار صاحبہ سیکرٹری اصلاح وارشاد لجنہ اماء اللہ حلقہ عسکری لاہور اہلیہ مکرم (ر) میجر وقار احمد صاحب، محترمہ ماہم مرزا صاحبہ اہلیہ مکرم مبشر احمد ظفر مرزا صاحب نیشنل سیکرٹری وقف جدید جماعت احمدیہ برطانیہ اور مکرم ناصر بشیر صاحب نیشنل سیکرٹری امور خارجہ جاپان۔

احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات اور سب لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے اور آپ کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق کے حصول کیلئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم محمد انعام یوسف صاحب کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد محترم چوہدری محمد یوسف صاحب ولد مکرم محمد اسماعیل صاحب خادم حضرت اماں جان نائب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ریٹائرڈ 17 جولائی 2010ء کو ایک لمبی بیماری کے بعد 86 سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ 19 جولائی کو محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے لان میں نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحوم کی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمات کا سلسلہ قادیان سے شروع ہوا اور تقریباً ساٹھ سال کے عرصہ پر محیط رہا۔ قریباً پندرہ سال قبل نائب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ کے عہدہ سے ریٹائرڈ ہوئے۔ لیکن چند ماہ پہلے تک لجنہ اماء اللہ کے حسابات کے آڈٹ کا کام گھر پر کر رہے تھے۔ ابا جان سادہ طبیعت صاف گو، حوصلہ مند اور غریبوں کا درد رکھنے والے انسان تھے۔ باوجودیکہ کچھ عرصہ سے بستر پر تھے اور نچلا دھڑ ہلے جلنے سے قاصر تھا کبھی مایوسی کا اظہار نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہے۔ مرحوم محترمہ اماں عائشہ صاحبہ حضرت اماں جان کی خادمہ کے بیٹے تھے جن کا خاندان حضرت مسیح موعود سے خاص تعلق تھا جس کی وجہ سے مرحوم کا بھی اس خاندان سے خاص تعلق پیدا ہوگیا تھا۔ مرحوم نے چار بیٹے خاکسار، مکرم محمد اقبال صاحب جرمنی مکرم محمد موسیٰ صاحب امریکہ، مکرم منصور احمد جاوید صاحب (سابق امیر جماعت ڈنمارک) سات بیٹیاں مکرمہ صادقہ منیر صاحبہ اہلیہ مکرم منیر احمد صاحب، ابوظہبی مکرمہ قانتہ صاحبہ اہلیہ مکرم مبشر احمد صاحب ناروے، مکرمہ راشدہ صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد صاحب کینیڈا' مکرمہ صالحہ صاحبہ اہلیہ مکرم ملک پرویز احمد صاحب شیزان لاہور، مکرمہ سلمیٰ صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اصغر صاحب ربوہ، مکرمہ روبینہ صاحبہ اہلیہ مکرم مجوب احمد صاحب خان لاہور اور مکرمہ رخسانہ صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ نصیر احمد صاحب ربوہ کے علاوہ متعدد پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں اور ان کے بیٹے بیٹیاں پسماندگان میں چھوڑے ہیں۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹتے ہوئے مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو اور صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم ریاض احمد چوہدری صاحب ناصر آباد شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ کے بھائی مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب بی۔اے ابن حضرت عبدالعزیز صاحب رفیق حضرت مسیح موعود بعمر 80 سال 23 جون 2010ء کو وفات پا گئے۔ آپ کی نماز جنازہ محترم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے مورخہ 24 جون کو بیت مبارک میں پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم چوہدری شبیر احمد صاحب نے دعا کروائی۔ مرحوم نرم مزاج، سادہ طبیعت، نیک اور خلافت سے محبت کرنے والے انسان تھے۔ حلقہ سید پور گیٹ راولپنڈی کے صدر حلقہ 6,5 سال تک رہے۔ آپ کی اہلیہ گزشتہ سال وفات پا گئی تھیں مرحوم کی کوئی اولاد نہ تھی۔ آپ مکرم عبدالحمید صاحب مرحوم کے داماد تھے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مغفرت فرماتے ہوئے غریق رحمت کرے اور اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم اعجاز احمد صاحب مرل سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم نذیر احمد صاحب ابن مکرم اللہ بخش صاحب مورخہ 2 جون 2010ء کو صبح 8 بجے قضاء الٰہی سے وفات پا گئے ان کی عمر 84 برس تھی کافی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے تھے۔ اسی روز نماز جنازہ مکرم شفیق احمد صاحب مربی سلسلہ چونڈہ نے پڑھائی اور مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد مربی صاحب نے ہی دعا کروائی۔ احباب جماعت سے ان کی مغفرت' درجات کی بلندی اور ان کی اولاد کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

کراچی اور سنگاپور کے K-21 اور K-22 کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
فون شوروم 052-4594674
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

جرمن و فرانس کی سیل بند ہومیو پیتھک مدر ٹنکچرز سے تیار کردہ بے ضرر زود اثر ادویات جو آپ مکمل اعتماد کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔
رعائتی قیمت 25ML =/130 روپے 120ML =/500 روپے

GHP-403/GH	GHP-406/GH	GHP-419/GH	GHP-450/GH	GHP 455/GH	GHP-555/GH GHP-444/GH
جوڑوں کا درد، پٹھوں، کمر و اعصابی دردوں اور یورک ایسڈ کو خارج کرنے کی منفرد دوا ہے۔	گردے و مثانے کی پتھری اور پیشاب کی نالی کی پتھریوں کو خارج کرنے کی مخصوص دوا	بدہضمی۔ گیس تیزابیت، جلن، درد، معدہ و آنتوں کی سوزش کی مؤثر دوا	پراسٹیٹ غدود کی سوجن اور سوزش کی وجہ سے ہونے والی تکالیف کا شافی علاج	(گولڈ ڈراپس) ایمرجنسی ٹانک گھبراہٹ، گیس، ڈپریشن، غم کے بد اثرات اور ہائی رلو بلڈ پریشر کیلئے مفید ترین دوا	مردانہ طاقت کیلئے لاجواب تحفہ دونوں ادویات ملا کر استعمال کریں

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 047-6211399, 0333-9797797
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

ولادت

مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر دارالضیافت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بیٹے مکرم ملک نور احمد صاحب آف کینیڈا کو اللہ تعالیٰ نے پہلی بیٹی ابیحہ نور کے بعد دوسری بیٹی ماہین نور سے مورخہ 19 جولائی 2010ء کو نوازا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب آف نائیجیریا حال اسلام آباد کی نواسی اور والد کی طرف سے حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت ڈاکٹر ظفر حسن صاحب آف قادیان کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے بچی کی صحت وسلامتی کے ساتھ باعمر نیک اور قرۃ العین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم سمیع اللہ خان صاحب صدر جماعت احمدیہ سوبھا گا ضلع سرگودھا تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم نور اللہ خان صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت ربوہ کو دو واقفین نو بچوں بیٹے اور بیٹی کے بعد مورخہ 23 جون 2010ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام خاقان فضل اللہ تجویز ہوا ہے۔ جو بفضل اللہ تعالیٰ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم مہر فضل کریم سیال صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ سوبھا گا ضلع سرگودھا کا پوتا اور مکرم چوہدری خورشید احمد اٹھوال صاحب دارالعلوم غربی ثناء ربوہ کا پہلا نواسہ ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت وتندرستی والی لمبی فعال زندگی عطا کرے نیز نیک، صالح، خادم دین، خلافت کا سچا وفادار اور والدین اور عزیز واقارب کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم ظفر اقبال ساہی صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ شوگر اور بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار ہیں احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ عاجلہ سے نوازے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 27 جولائی

طلوع فجر	3:51
طلوع آفتاب	5:18
زوال آفتاب	12:15
غروب آفتاب	7:11

Mob: 0300-9491442
Mob:0300-4742974
TEL:042-6684032
طالب دعا: نذیر احمد، حفیظ احمد
دلہن جیولرز
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

البشیرز — معروف قابل اعتماد نام
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب پٹوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں باعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پتوکی 047-6214510- 049-4423173

اکسیر بلڈ پریشر
ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434

1924ء سے خدمت میں مصروف
راجپوت سائیکل ورکس
ہر قسم کی سائیکل، ان کے حصے، بے بی کار، پرامز سونگز واکرز وغیرہ دستیاب ہیں۔
پروپرائٹرز: نصیر احمد راجپوت۔ منیر احمد اظہر راجپوت
محبوب عالم اینڈ سنز
24۔ نیلا گنبد لاہور فون نمبر: 7237516

خوشخبری
مکمل ڈش مع ریسیور
-/4000 روپے میں لگوائیں
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، مائیکروویو اوون، کوکنگ رینج، ٹیلیویژن، ایئر کولر اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔
سپلٹ A/C کی مکمل ورانٹی دستیاب ہے نیز یو پی ایس UPS اور جنریٹر بھی دستیاب ہیں
FAKHAR ELECTRONICS
فخر الیکٹرونکس
PH:042-7223347,7239347,7354873
Mob:0300-4292348,0300-9403614
1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجیے
E-mail:citipolypack@hotmail.com

منفرد پیشکش
احمدی احباب کیلئے خاص رعایت
+92-42-5118381
8462244
0333-4216664
طالب دعا: منور احمد جاوید
منور اینڈ سنز
بھاری گیج کے گیزر
نیز UPS اور جنریٹر بھی دستیاب ہیں

فائر پلیسس
ایل جی، ڈاؤلینس، ویوز، ہائیر، پیل، سونی، سام سنگ، سپر نیشنل، اورینٹ، متسوبشی، سپر ایشیا
ہیڈ آفس: 9-CI-BII کالج روڈ ٹاؤن شپ نزد لجنہ چوک لاہور پاکستان

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا، اصفہان، شجر کار، ویجی ٹیبل ڈائز، کوکیشن، افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ عقب شوبرا ہوٹل لاہور
042-36306163,36368130 Fax:042-36368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
Cell:0322-4607400

KOHINOOR STEEL TRADERS
166 LOHA MARKET LAHORE
Importers and Dealers Pakistan Steel
Deals in cold Rolled, Hot Rolled, Galvanized Sheets & Coils
Talib-e-Dua, Mian Mubarik Ali
Tel:7630055-7650490-91 Fax:7630088
Email : mianamjadiqbal@hotmail.com

ایک جانے پہچانے ادارے کا نام جو 1980ء سے آپ کی خدمت کر رہا ہے۔
نیشنل الیکٹرونکس
آپ نے A/C سپلٹ لینا ہو، ریفریجریٹر لینا ہو کلر T.V لینا ہو، DVD، VCD لینی ہو، واشنگ مشین کوکنگ رینج، گیزر لینے ہوں تو ایک ہی نام جس کو آپ یاد رکھیں
نیشنل الیکٹرونکس
042-7223228
7357309
0301-4020572
1۔ لنک میکلوڈ روڈ پٹیالہ گراؤنڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
طالب دعا: منصور احمد شیخ

ری پبلک UPS بمعہ سٹیبلائزر اینڈ کولنگ سنٹر
لوڈشیڈنگ سے فوری نجات
ٹی وی، کمپیوٹر، فیکس، پرنٹر اور سیکورٹی کیمرہ (بیوت الذکر سکول اور کالجز) کو چلانے کیلئے گارنٹی شدہ UPS بیٹری، چارجرز، سٹیبلائزر حاصل کریں
ہر قسم کے ایئر کنڈیشنرز اور ریفریجریٹرز کی انسٹالیشن، مینٹیننس اور ہر کپیسٹی کے نئے واٹر چلر بنوانے کے لئے
رابطہ: دھوبی گھاٹ مین بازار فیصل آباد
موبائل: 0300-6652912 فون: 041-2635374

FD-10

پاکستان الیکٹرونکس
A/C سروس کی
سپلٹ اے سی، اب تمام کمپنیوں کے سپلٹ A/C کمپنی ریٹ پر حاصل کریں۔

امپورٹڈ میٹیریل سے تیار اعلیٰ کوالٹی کے ریڈیئر ہاؤز پائپ بننے والے علاوہ ازیں ہیٹر پائپ یونیورسل پائپ بھی دستیاب ہیں۔
SRP